

ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو شائع ہوتا ہے
رجسٹرڈ وائل نمبر ۲۶۵

بیادگار عظیم حضرت مولانا ظہور احمد صاحب کو فی اللہ مرقدہ

مجلس کبیر حزب انصار بھیرہ و ادارہ عالیہ محمدیہ کراچی
ماہنامہ

شمس الاسلام

معاذین سے پانچ روپیہ
ہر مہینہ تین روپیہ
کل سال چھ روپیہ

جلد ۱۶ بھیرہ پنجاب ڈویژن ۱۱ لکھنؤ ۱۳۶۴ھ مطابق نومبر ۱۹۴۵ء نمبر ۱۱

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	نظریں	از طاہرات	۲
۲	عصمت ائمہ بر تقدی نظر	از مولانا سیف الرحمن صاحب لٹری	۳
۳	شیعوں کے ائمہ مکتوبین کا باہمی اختلاف	از مولانا پیر قطبی شاہ صاحب ملتان	۴
۴	مرزا قادیان کے مغلطات	از ڈاکٹر خواجہ محمد ایوب صاحب بھیرہ	۵
۵	شہادت مرزا	" "	۱۳
۶	سید احمد کبیر رفاعی کے ارشادات و اقادات	" "	۱۵
۷	سلاطین عثمانیہ اور علمائے اسلام	از سید محمد طویل صاحب کاکا خیل	۲۰
۸	قربانی کے احکام و مسائل	از مولانا سید تاج الدین صاحب کاکا خیل	۲۶
۹	اطلاعات	" "	۳۰
۱۰	اشتہارات	" "	۳۱

سرخ پتیل کا نشان سالانہ چترہ ختم ہونے کی علامت ہے۔ آپ اپنا چترہ بذریعہ مئی آؤر دوانہ فرمائیں۔ اگر خدا نخواستہ کسی سے
آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ ہمیں مطلع کریں۔ خاموشی کی صورت میں آئندہ کا پرنسپل بذریعہ دی پریس سال
خدمت ہو گا۔ جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہو گا۔
(غلام حسین بیجو)

عرضِ حال

بمختصر سرورِ کائنات فخر موجودات خواجہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
(طاووت)

اور تیری نمود ہے وجہِ تسلی حیات
تیرے ظہور سے مٹے جہل کے سب توہمات
تیری دعا کے فیض سے دو گئیں محسینات
اور مہم بدل گئے کفر کے سب قصودات
تیرے جلال سے ملے خاک میں لاتا درمات
تجہن کے سب تاثرات دھن کے سب تخیلات
دہن کسے خبر نہیں وہ تھا عرب کا سو منات
دجل سے پھر مٹا دیئے شرع کے سب تعذبات
وہم سے مل کے جہل نے شائع کئے ہیں مہلات
بخش دے یا نبی ہمیں علم کے پھر تیقنات
بذل ہوں اُس کے حال پر آپ کی گزرتا جات

لے کہ تیرا وجود ہے باعثِ خلق کائنات
تیرے شہود سے ہوا رہتہ آدمی بلند
ایک سے دس تک بڑھیں تیرے کرم سے نیکیاں
تو نے اشارہ جب کیا سینہ ماہ شوق ہوا
صلح حدیبیہ میں تھی تیرے جمال کی جھلک
عزم و عمل کے وعظ سے تو نے مٹا دئیے
تیری نظر کے فیض سے کعبہ ہے قبلہ جہاں
تجہ کو خبر بھی ہے مکہ ہند میں ایک غلام نے
حق کے حدود پہنچا نہ وہم میں مبتلا ہو
فتنہ حشر سے نہیں فتنہ جہل کچھ بھی کم
امتِ مسلمہ کو پھر ذوقِ جہاد ہو عطا

سیح موعود قادیانی

مسادی
چار سو بیس
(از طاووت)

نبوت ہی جب چار سو بیس ہے
ادھر ذکرِ درس اور تندرہ بیس ہے
مجدد فقط اس کا سامنے ہے
یہ تجدید دیں ہے کہ تبلیس ہے
مفسر ہے کب؟ وہ تو ابلیس ہے

عجب کیا جو امت میں تبلیس ہے
ادھر کا یہ دیگر کی تہید ہے
الوالا مر ہے صاحب اقتدار
مقاہر فرشتی کا دھندا ہے جاری
جو تحریفِ قرآن سے بھی نہ چو گے

ہویدا ہوئی مُصلِحیت جو جہن سے
یہ کس کی نبوت کی تائیس ہے

عصمت ائمہ پر تنقیدی نظر

(از مولانا سیف الرحمن صاحب دہلی)

کے محض مذہبی دعوؤں سے عوام اہل سنت کو
 رجو کہ طبعاً محب اہل بیت ہیں ایک ایسے غیر مری جال
 میں لاپھنساتے ہیں جن سے ان کی حالت "زیادے فتن
 و نہ جائے ماندن" کی سی ہو جاتی ہے۔ دراصل شیعہ ایک
 ایسے اصول سے کام لیتے ہیں جو ہمارے عوام کے
 دماغ سے بالکل اوجھل ہوتا ہے جس کی طرف ذہن
 بغیر تائید ایزدی منتقل نہیں ہو سکتا۔

خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے
 اس احقر پر حقیقت حال کا مکاشفہ کر دیا ہے جس نے
 مندرجہ ذیل اصول کو مد نظر رکھ کر جس شیعہ کو جواب
 دیا ہے پھر اسے آج تک مقابلہ میں لکشی یا حرت
 زنی کی جرات نہیں ہوئی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ
 نہ کبھی پھر کسی کو جواب دینے کا حوصلہ ہوگا۔ میں مسلمانوں
 کے فائدہ کے لئے اپنا آزمودہ نسخہ شائع کرتا ہوں۔
 ایک دفعہ اسے خوب آپھی طرح سمجھ کر یاد کر لیں اور
 پھر اس اصول کو شیعوں کے پاس لے کر جائیں بفضل
 خدا یہ آزمودہ نسخہ شیعوں کے مقابلہ میں ٹیم کا کام دیکھا و
 پھر آپ کے سامنے کبھی کسی شیعہ کو بحث کی ہمت نہیں
 ہوگی۔ (وہو ہذا)

جب کوئی شیعہ عصمت ائمہ کی بحث چھیڑے تو
 جواب میں کہہ دے کہ پہلے اس بات کا تصفیہ کر دے کہ گناہ
 کامیاب کیا ہے۔ اہل اسلام کے نزدیک انہ دو گئے
 قرآن بعض امور باعث صد ہزار نفرین و ملامت

اکثر دیکھا گیا ہے کہ شیعہ مبلغین عوام اور
 کبھی کبھی خواص مسلمانوں کے سامنے اپنے اماموں کی
 عصمت کا قصہ چھیڑ دیتے ہیں کہ ہمارے امام معصوم
 ہیں۔ ان سے کوئی گناہ سر نہ ہو ہی نہیں سکتا۔ آخر
 بڑھاتے بڑھاتے اس مضمون کو کہیں سے کہیں
 پھر پھر اس پر خاتمہ کرتے ہیں کہ جنہیں اہل سنت
 والجماعت اپنا امام و پیشوا و خلیفہ و جانشین رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت
 عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ و انورین رضوان اللہ
 تعالیٰ علیہم اجمعین) سمجھتے ہیں۔ وہ نعوذ باللہ جب
 معصوم نہ تھے تو لا محالہ گنہگار ہیں کیونکہ یہ لوگ معصوم
 کی ضد خاطر اور گنہگار کہہ سکتے ہیں۔ وہ افضل اس
 مضمون کو کچھ ایسی لمبی چوڑی تمہید کے بعد کچھ ایسے
 معصومانہ انداز میں بیان کرتے ہیں کہ اکثر دیکھا گیا
 ہے کہ ان کے مکرو قریب سے ناواقف مسلمان اس
 اعتراض کے جواب میں بغلیں جھاکنے لگ جاتے
 ہیں۔ اور ہمارے عوام جن کی واقفیت بالکل محدود
 ہوتی ہے جواب میں صرف ٹال مٹول اور دفع الوقتی
 سے کام لے کر بحث کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں جس کا
 آخر سامعین پر کچھ اچھا نہیں پڑتا۔ بلکہ کمزور ایمان
 والے تو شیعوں کے اس دام تزدیر میں پھنس کر متاع
 ایمان بھی کھو بیٹھتے ہیں۔

درحقیقت اس مضمون کو چھیڑ کر جب اہل بیت

اور افعال شنیعہ میں داخل ہیں۔ اور وہی موشیغوں کے مذہب میں عین دین و ایمان اور مطابق سنت ائمہ میں مشہور۔

(۱) مسلمان جھوٹ بولنا بدترین جرم سمجھتے ہیں۔ اور جھوٹ کو بمقتضائے آیہ لَعْنَتُ اللّٰهُ عَلٰی الْكَافِرِینَ لعنت خداوندی کا مستحق گردانتے ہیں اور یہ گناہ جس کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے شیعوں کے مذہب میں نہ صرف جائز ہے بلکہ جھوٹ بولنا ان کا جزو ایمان اور عین دین ہے۔ امام جعفر صادق کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:-

التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ اَبَائِي لَا دِينَ بِلَا تَقِيَّةٍ لَّهِ وَلَا اِيْمَانٌ بِلَا تَقِيَّةٍ لَّهِ. تَقِيَّةٌ مِثْرَا اَدْرِ مِثْرَا اَبَا دَاوُدَ كَا دِيْنٍ هِيَ. جَوَ تَقِيَّةٍ نَحْنُ كَمَا تَا اس كَا كُوْنِي دِيْنٍ وَ اِيْمَانٍ نَحْنُ.

تقیہ اور جھوٹ میں کچھ بھی فرق نہیں۔ اگر ان میں کچھ فرق ہے تو شیعوں ہی سے پوچھ کر دریافت کر لیں۔ آخر تقیہ اور جھوٹ ایک ہی تھیلی کے دو چپے بنے ثابت ہوں گے۔ مسلمان نہ روئے قرآن جھوٹے پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور جھوٹ بولنے کے بغیر شیعوں کا دین ہی مکمل نہیں ہو سکتا۔

کتمان حق (۲) حق کا چھپانا شریعت و مذہب کا کتمان اور قرآن کریم کو لوگوں سے چھپا دینا اور مسلمانوں کو اس کی تعلیم سے محروم کرنا مسلمانوں کے نزدیک بدترین گناہ ہے۔ اور ایسے آدمی کے لئے قرآن مجید کے دوسرے پارہ میں سخت وعید نازل ہوئی ہے۔

اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰفِئُونَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اٰمَنُوْا وَ يَتَّبِعُوْا اِلٰهَ الْاِسْلَامِ پُر اللّٰہ اور لوگ لعنت بھیجتے ہیں۔ مگر جنہوں نے

توبہ کی پھر اصلاح بھی کر دی۔

مذہب کے مذہب میں حق کا چھپانا شریعت کا اخفا اور قرآن کریم کو ہمیشہ کے لئے چھپا دینا نہ صرف عین دین و ایمان ہے۔ بلکہ ان افعال کو اپنے بارہ اماموں کی طرف منسوب کرنے میں ذرا بھی نہیں جھجکتے۔ اور بلا حیل و حجت کہہ دیتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اصلی قرآن کو چھپا دیا تھا پھر اسی طرح سلسلہ بعد نسل امام غائب کو وہ قرآن کا نسخہ پہنچا۔ آپسینوں سے ذکر کر کہ کہیں مجھ سے پیشتر قرآن نصیب نہ کر لیں۔ غار مرمرنہ میں چلے گئے اور ہمیشہ کے لئے اپنوں اور غیروں سے اوچھل ہو گئے۔ قیامت کے قریب پھر نکلیں گے۔ اصول کافی کتاب فضائل القرآن (۱)

وعدہ خلافی ان کے نزدیک کوئی جرم نہیں

(۳) مسلمانوں کو رب العزت نے قرآن پاک میں تعلیم دی ہے۔ کہ اگر کسی سے وعدہ کرو۔ تو اس کا ایفاء تم پر لازم ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وَ اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا یعنی جو وعدہ کرو اسے پورا کرو۔ اس لئے کہ اس کے متعلق باندہ پرس ہوگی۔ مگر کتب شیعہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اماموں کے نزدیک بھی اس حکم خداوندی کی کوئی وقعت نہیں۔ انسانوں سے وعدہ کر کے اس کا ایفاء تو ایک طرف نہ بلکہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ تحریری اور مؤکد وعدہ کے توڑ دینے میں بھی تامل نہیں کرتے۔ جیسا کہ ان کی صحاح اربعہ کی معتبر کتاب "کافی" کی شرح "صافی" شرح اصول کافی کی جلد ۳ کتاب الحجہ ص ۲۷ پر ایک حدیث ہے۔ جو کہ حضرت امام رضاؑ نے اپنے والد حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ایک

اب ہم اکابر شیعوہ سے پوچھتے ہیں کہ اندرون کے انصاف بتائیں کہ کیا حضرت علیؑ شیر خدا نے اپنے تحریری وعدہ پر عمل کیا! خلافت کے نہ ملنے پر تمہارے قول کے مطابق اندرونِ رقتہ اور بے قرار نہ ہو گئے اور اظہارِ ناراضگی نہیں کیا؟ اور پھر اپنے زمانہ خلافت میں بیعت سے سربازی کرنے والوں پر تلوار نہیں اٹھائی؟ ان کے خون سے ہاتھ نہیں نہ گئے، حالانکہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کا اختتام تو ان الفاظ پر کیا تھا۔
صَابِرًا مُحْتَسِبًا أَبَدًا حَتَّىٰ أَقْدِمَ عَلَيْكَ میں ہمیشہ صبر کروں گا یہاں تک کہ میں تیرے حضور میں حاضر ہو جاؤں۔

جب آپ کے قول کے مطابق یہ سب کچھ کیا اور دھڑرتے سے کیا۔ اور وثیقہ آسمانی کی دھیمیاں فضا نے آسمانی میں اڑا دیں۔ تو کیا خداوند تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کرنے توڑنے والا انسان آپ کے نزدیک امامِ توخیر تیکمیلان بھی رہ سکتا ہے مسلمان تو وعدہ خلافی کو بدترین جرم اور فعلِ شنیع قرار دیتے ہیں۔ مگر آپ کے نزدیک یہ فعل امام ہے۔

قوم و ملت کے ساتھ غدارسی؟

۴۱، خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآنِ کریم میں بار بار باطل کے آگے بھٹکنے اور طاغوت کے ساتھ تعاون کرنے سے صرف منع ہی فرمایا ہے۔ بلکہ طاغوت کے مقابلہ میں سرکفٹ نکلنے کا حکم دیا ہے۔ اور ناموافق حالات میں ہجرت کر جانے کی

دن رب العزت نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا جائے کہ ان کے لئے رب العالمین کی طرف سے ایک سر بھر لفاذ لایا ہوں۔ اس میں ایک وثیقہ خداوندی ہے جس پر آپ کے حضور میں حضرت علیؑ کے دستخط کرائے جائیں گے۔ اور ان سے تحریری وعدہ لیا جائیگا کہ جو میں اس وثیقہ میں درج ہیں انہیں ہمیشہ کے لئے ان پر عمل کرنا ہوگا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ نیز اس وقت حضرت امام حسن و حسین اور حضرت فاطمہ الزہراء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علاوہ ملائکہ مقربین بھی بطور گواہ موجود تھے۔ ان سب کے حضور میں لفاذ کھو لایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وثیقہ خداوندی کی تلاوت فرمائی جس میں ان کے حق کے غضب ہو جانے اور عزت کے برباد ہو جانے وغیرہ مصائب پر صبر کی تلقین تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنین، فاطمہ الزہراء اور ملائکہ مقربین کو گواہ بنا کر بایں الفاظ خداوند تعالیٰ کے ساتھ تحریری وعدہ فرمایا۔

وَدُخِيتُ اِنْ اَنْتَهَكَ الْحُرْمَةَ عَظَلْتُ السَّيْنِ وَفَرَّقَ الْكُتُبَ وَهَلَّ مَتَّ الْكُفَّةَ میں اس پر رضی ہوں چاہے میری بے عزتی کی جائے یا سنتیں معطل ہو جائیں یا قرآن کو تتر بتر کر دیا جائے یا خانہ کعبہ کو مسما کر دیا جائے۔

لَعَلَّ اَذْهَابَ حَقِّكَ كَانَفْظَ هُوَ جِس کے معنی حق کے جاتے رہنے کے ہیں۔

لَعَلَّ اَنْتَهَاكَ حُرْمَتُكَ کے معنی شام نے ان الفاظ میں کہے ہیں۔ و دریدن پرودہ تو اشارت است بدامادی عمر پھر شام نے اس ابہام کو بدیں الفاظ دور کیا ہے کہ مراد غضب و خرم من است کہ بزورِ خواہند گرفت اشارت است بفسب عمرام کلنوم بہنت فاطمہ علیہا السلام را۔ (اصافی ص ۲۱ جلد سوم)

”ناکید فرمائی ہے چنانچہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ناموافق حالات میں اپنے وطن مالون سے ہجرت فرمائی مسلمانوں کا ایسے حالات میں ہجرت نہ کرنا سخت گناہ ہے اور اس کے متعلق سخت وعید ہے۔ (پارہ پنجم)

مگر خلفائے ثلاثہ کے عہد خلافت میں باوجودیکہ تمہارے قول کے مطابق حضرت علیؓ ان کی خلافت کو نہ صرف ناجائز بلکہ ظالمانہ اور غلط ہے بھی سمجھتے تھے مگر آپ نے نہ صرف یہ کہ اس ظالمانہ حکومت سے ہجرت ہی نہیں کی بلکہ آپ ہمیشہ اس حکومت کے معین و مددگار رہے۔ خلفائے ثلاثہ کو ہمیشہ بطور وزیر نیک مشورہ سے دیئے۔ اُمویہ سلطنت میں ان کے شریک کار رہے۔ کوئی کام آپ کے مشورہ کے بغیر نہ ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس کام کو شیعہ تو ایک نیک کام سمجھتے ہیں مگر جو شخص طاغوت اور باطل کی سلطنت کو نہ صرف گوارہ کر لے بلکہ اس کا کل پرندہ بن کر اس حکومت کا شریک کار ہو جائے ایسے شخص کو مسلمان تو بغیر عذاب و سزا اور کوئی خطاب نہ دیں گے۔

مناقضت کا درجہ

اس سے بہت نیچے ہے۔ اور یہ وہ گناہ ہے جو ناقابل معافی ہے۔ مگر شیعوں کے نزدیک نہ صرف یہ کہ ایسا کرنا جائز ہے بلکہ ایسا کرنا ان کے اماموں کی سنت ہے

خاتمہ کلام

جب مسلمانوں کے نزدیک بھوٹ بونی بکتمان حق قرآن کریم کو ہمیشہ کے لئے چھپا دینا کہ اسے کوئی دیکھ

بھی نہ سکے، وعدہ کا توڑنا اور قوم و ملت کے ساتھ غداری کرنا بدترین جرم ہیں۔ اور ان جرائم کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ اس سے باہر کوئی جرم نہ ہی نہیں جاتا۔ اور اس دائرہ کی پٹیٹ میں دنیائے جہاں کے گناہ آ جاتے ہیں۔ اور تمہارے اقوال کے مطابق تمہارے امام یہ تمام کام ہمیشہ کرتے آتے ہیں۔ تو پھر اگر مسلمانوں سے کہیں کہ ہمارے امام موصوف بصفات بالا معصوم اور گناہوں سے پاک ہیں۔ تو آپ ہیں معاف کریں۔ ایسے شخص کو ہم قرآن کریم کے معیار پر امام تو خبر ایک جھلا آدمی بھی کہنے کے لئے تیار نہیں۔

مگر مسلمانی نہیں است کہ حافظ دارودائے گریس امروز بود فردائے

تم ایسے آدمیوں کو خلاف قرآن اپنے من گھڑت اصولوں کے مطابق امام کہتے پھر جو تم مختلف مجاہد ہم تو اپنا پیشوا ان لوگوں کو مانتے ہیں جن کے حق میں ارشاد باری ہے۔

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا
عَنْهُ وَاعْتَدَ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
(ترجمہ) اور جو لوگ قدیم میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہوئے نیکی کے ساتھ اللہ راضی ہو ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے۔ اور تیار کر رکھے ہیں واسطے ان کے باغ کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں نہ ہا کر لائیں میں ہمیشہ یہی ہے بڑی کامیابی۔

اور ہمارے راہ پر تو وہ لوگ ہیں جن کے متعلق آیا ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (ترجمہ) اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور لڑے اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی ہیں سچے مسلمان ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی ہدف ہے اور ہم تو ان کو اپنا قبلہ و کعبہ سمجھتے ہیں جن کے حق میں نازل ہوا ہے :-

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا لَنبُوئِنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَا جَزَاءَ لَآخِرَةٍ إِلَّا كِبْرُكُؤًا كَانُوا يَعْلَمُونَ۔ (ترجمہ) اور جنہوں نے گھر چھوڑا اللہ کے واسطے بعد اس کے کہ ظلم اٹھایا انہوں نے البتہ ان کو

ہم ٹھکانا دیں گے دنیا میں اچھا۔ اور ثواب آخرت تو بہت بڑا ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو۔

آخر میں مسلمانوں سے میری استدعا ہے کہ جب بھی کوئی شیعہ اپنے ائمہ کی عصمت کا قصہ پھیرے تو جواب سے پہلے اپنے اور ان کے معیار گناہ کا تصفیہ اندرجہ بالا طریقہ کے مطابق کر لیں پھر دیکھیں گے کہ جواب میں آں طرف سے سوائے خاموشی اور مال مٹول کے اور کچھ نہ ہوگا یہ میرا آزمودہ نسخہ ہے۔ اسے ضرور آزمادکر دیکھیں سو فیصدی مجرب اور مفید ہے۔ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ خَيْرِ خَلْقَتِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ط

شیعوں کے ائمہ معصومین کا باہمی اختلاف

از مولانا پیر قطبی شاہ صاحب مملتان

مانتے ہیں مگر عمل فقط اس امام کے قول پر کرتے ہیں۔ جس کی تقلید کرتے ہیں۔ لہذا قاضی فقط ایک کے قول پر فیصلہ کرتا ہے۔ جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ کی شریعت پر عمل کرتے ہیں اور اس سے باقی انبیاء کی نہ تو ہیں ہوتی ہے نہ ان کی رسالت میں کوئی فرق آتا ہے۔ وہ ہمارے عقیدہ میں رسول اور نبی ہوا ہوتے ہیں اسی طرح ہم ایک امام کی تقلید کرتے ہیں ایک امام کے قول پر فتویٰ دیتے ہیں اور فیصلہ سناتے ہیں۔ اس سے نہ دوسرے اماموں کی توہین ہوتی ہے نہ ان کے امام فی المذہب ہونے میں ہمارے عقیدہ پر کچھ اثر پڑتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ امام چار ہیں مگر فیصلہ ایک کے قول پر ہوتا ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا شیعوں کے ائمہ

مجھ سے ایک شیعہ دوست نے ایک خط کے ذریعہ استفسار کیا ہے کہ تمہارے مذہب اہل سنت و جماعت کے ائمہ کرام کے مابین بہت سے مسائل میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ باہم مختلف ہیں لیکن ہمارے باپنا ہوں میں کوئی اختلاف نہیں میں نے مناسب سمجھا کہ اس استفسار کا جواب رسالہ شمس الاسلام میں بھیجوں جواب تو اس کا صاف اور واضح یہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول جو گذر چکے ہیں ان تمام کو ہم نبی اور رسول مانتے ہیں اور ایمان سب پر لاتے ہیں۔ لہذا فرق بین احد من رسلہ مگر عمل فقط ایک رسول کی شریعت پر کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ہر چار ائمہ کرام حضرات کو مجتہد برحق اور امام فی المذہب

کا حلال ہے۔ چنانچہ اسی کتاب کے اسی جلد اسی صفحہ میں سطر ۲۰ پر موجود ہے کہ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول کان الی علیہ السلام یفتی فی زمن بنی امیہ ان ما قتل البازی والعقر فهو حلال

تیسرا مسئلہ علم نجوم میں اختلاف ہے کہ آیا یہ علم حق ہے یا باطل ہے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ یہ علم نجوم بالکل حق ہے۔ چنانچہ فروغ کافی جلد سوم کتاب المروءۃ ص ۱۵۸ پر ہے سالۃ ابا عبد اللہ عن النجوم احق من فقال نعم اس کے خلاف حضرت علیؑ کے نزدیک علم نجوم کی تعلیم بالکل حرام ہے چنانچہ کتاب البیانہ مطبوعہ طہران کے صفحہ ۴۰ پر ایک طویل خطبہ درج ہے جس میں اس کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

اس قسم کے بہت سے مسائل میں ائمہ شیعہ کا اختلاف ثابت ہے جس سے میرے شیعوں دست کبھی انکار نہیں فرما سکیں گے۔ بطور نہایت میں نے صرف تین مسائل کا ذکر کیا۔

طریقہ تماش مگر ایک طرفہ اور عجیب العجائب بات اور غرض کہہ دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ ہمارے ائمہ اربعہ کا اختلاف فروغی مسائل میں ہے۔ مگر یہ کبھی نہ ہوا کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی امام کے اقوال مختلف ہوں شیعہ صاحبان کے امام تو ایک ہی مسئلہ میں ایک ہی وقت ایک ہی مکان میں تین پر بار قول اور فتویٰ سناتے تھے اور تفتیہ کا دور خوب چلتا تھا۔ چنانچہ اصول کافی کلینی کے ص ۱۲۸ پر لکھا ہے کہ راوی نہ راہ کہتا ہے کہ میں نے ایک مسئلہ حضرت امام باقرؑ سے پوچھا مجھے امام صاحب نے جواب دیا۔ اور اسی وقت عراق کا ایک آدمی جو قدیمی شیعہ تھا آیا۔ اس نے بھی یہی مسئلہ پوچھا۔ امام نے جواب وہ دیا جو پہلے جواب کے خلاف تھا۔ اور پھر اسی وقت

معصومین میں اختلاف ہوا یا نہ؟ تو شیعوں دست نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ ائمہ دوازہ میں کوئی اختلاف نہیں ہوا حتیٰ کہ تمام مسائل میں تمام ائمہ کرام کا ایک ہی قول اور ایک ہی فیصلہ ہے۔ سو یہ دعویٰ بالکل غلط ہے اور نہایت درجہ ہی کا سفید جھوٹ ہے۔

پہلا اختلاف حضرت یافث اور حضرت شیدت کی بیویاں کس جنس سے تھیں۔ اس میں ائمہ شیعہ کا اختلاف ہے۔ حضرت امام جعفر صادق کے نزدیک دونوں کی بیویاں حوران بہشتی تھیں اور حضرت امام باقر صاحب جو والد ماجد میں حضرت امام جعفر صادق کے ان کے نزدیک شیدت علیہ السلام کی بیوی تو حور تھی مگر یافث کی بیوی جنی تھی۔ امام جعفر صادق کا قول استیعادہ جلد اول ص ۱۲۸ پر بایں الفاظ موجود ہے۔ ما نزل بعد العصر فی یوم النخیس حوراً من الجنة اسمها نزلہ فامر اللہ ادم ان یزوج من شیث فزوجها منه ثم انزل بعد العصر من الغد حوراً من الجنة اسمها منزلہ فامر اللہ ادم ان یزوجها من یافث

اور حضرت امام باقر صاحب کے قول پر اسی استیعادہ جلد اول ص ۱۲۸ پر بایں الفاظ موجود ہے ان اللہ انزل علی ادم حوراً من الجنة فزوج احد ابینہ وتزوج الآخر ابینہ الجان

دوسرا مسئلہ شکرہ اور بارگاہ شکر شدہ جانور حلال ہے یا حرام ہے۔ امام جعفر صادق کے نزدیک حرام ہے۔ کافی کلینی جلد دوم ص ۱۲۸ پر نقل کرتے ہیں۔ عن ابی العباس عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالته عن صید البازی والعقر قال لا تأکل ما قتل البازی والعقر اس کے خلاف حضرت امام باقرؑ کا مذہب یہ ہے کہ جانور شکر شدہ بارگاہ شکر

ایک اور آدمی بھی عراقی قدیمی شیعہ آگیا۔ اس نے بھی مسئلہ پوچھا تو امام نے جواب دیا جو پہلے دونوں جوابوں کے خلاف تھا۔ گویا امام صاحب نے ایک ہی مسئلہ میں تین شخصوں کو مختلف فتوے دیئے۔ اور مختلف جوابائے اور لکھا ہے کہ جب زمرہ کو بھی تعجب ہوا اور پوچھا کہ یا حضرت اس طرح اختلاف کیوں جناب سے سرزد ہوا۔ تو فرمایا کہ ہن بات تمہارے ہمارے لئے اچھی ہے اور اسی سے تمہارا ہمارا بقا ہے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے جس طرح کا آدمی دیکھا۔ اس کے مذاق اور خیال کے موافق فتویٰ دے کر اپنا وقت مزے سے گزارا۔ اور مداحیت فی الدین کر کے حق کوئی سے چمکے آپ کو اور اپنے رفقا کو بچا یا (نعوذ باللہ من ذالک) بعینہ مبارک نقل کی جاتی ہے "عن زرارۃ ابن اعین عن ابی جعفر قال سالت عن مسئلۃ فاجابنی ثم جاء رجل فسلطه عنہا فاجابہ بخلاف ما جابنی ثم جاء اخر فاجابہ بخلاف ما جابنی واجاب صاحبی فلما خرج الرجلان قلت بائن رسول اللہ رجلان من

اہل العلق من شیعۃ کم قدما یسئلوننا جبت کل واحد منہما بغیر ما اجبت بہ صاحب نقال یا زمرہ ان هذا خیوننا وابقی لنا و لکم۔ کس انداز جرات اور دلیری سے دین کے مسائل میں ہر طرح جھوٹا بولنے کا ائمہ پر الزام لگایا جا رہا ہے۔ اور یہ وہ ائمہ ہیں جن کے فرضی ملفوظات پیرو مذہب شیعہ کی بنیاد ہے۔

اسے شیعہ دوست تم نے کیوں اختلاف قوال سے نفرت فرمائی۔ جب تمہارے خدا کو بدادہ ہو کر تا ہے تمہارا خود خدا بھی پہلے کچھ کہتا ہے۔ اور بعد میں کچھ اور کہتا ہے چنانچہ ایک امام کو کہہ دیتا ہے کہ تیرے فلاں فرزند کو تیرے بعد امام بنایا جائے گا۔ مگر فرزند جب امام کی زندگی میں فوت ہو جاتا۔ اور خود کو بھی علم ہو جاتا ہے کہ اس نے تو باپ سے پہلے مرنا تھا۔ تو اسے بدل کر اور کو امام بنا دیتا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

~~~~~

## مرزا قادیانی کے مغلطات

(از ڈاکٹر خواجہ محمد ایوب صاحب پھری)

آپ نے مواہب الرحمن شاہ پر اس کی تشریح یوں کی ہے کہ میں نے جو اپنی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی۔ اس پر مزید زہریوں دیا کہ "گالیاں دینا اور بد مذہبانی کرنا طریق شرافت نہیں" (ایضاً ص ۵۷)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مامور من اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ اور بزعم خود تحریر فرما گئے ہیں کہ "خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا" (ایضاً ص ۵۷)

لے حالانکہ قادیانی پر کے خلاف قادیانی مرید مرزا صاحب کی حضرت عیسیٰ کے حق میں گالیوں کا جواب ہی صرف یہ دیتے ہیں کہ یہ یاد یوں کی گالیوں کے جواب میں مرزا صاحب نے گالیاں دی ہیں بقیہ فلاں ہے درت مرید۔

نیز اپنے مریدوں کو وصیت بھی فرماتے گئے کہ کسی کو گالی  
مرت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔ رشتی نوح صلا اور گالیاں  
بکنے والوں کے حق میں مرزا صاحب نے آخری فیصلہ یہ  
صادر فرمایا کہ "گالی کے جواب میں گالی دینے والا کفر ہوتا  
ہے" (فقیر مرزا صاحب مندرجہ پورٹ جلسہ قادیان  
۱۸۹۷ء ص ۹۹)

آئیے مرزا صاحب کے اس فیصلے کو سوچ لیجئے کہ  
خود ان کو پرکھیں کیونکہ ان کے اس اصول "مگر بقبول  
شخص ہر ایک برتن سے وہی پٹکتا ہے جو اس کے اندر  
ہے" چشمہ معرفت ص ۱۷ کے ماتحت مرزا صاحب کے اخلاق  
کا جائزہ لیں۔ اور ان کے اندرون قلب کی کیفیت معلوم  
کریں

### خدا کی توہین !

مرزا صاحب نے مسلمانوں کے متفقہ اعتقاد کے  
ماتحت لکھا تھا کہ "اب وحی رسالت تا بقیامت منقطع  
ہے" (انزال اوہام ص ۱۱۴ ط ۱) مگر نبی بننے کے جنون میں  
اس اعتراض کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جو خدا کے  
حق میں انتہائی گستاخانہ کلمات ہیں کہ "کوئی عقلمند اس  
بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنا تو ہے  
مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے سوال ہو گا کہ کیوں نہیں  
بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۱۲۵)  
استغفر اللہ۔

### نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آں  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت  
منکشف نہ ہوئی ہو۔ اور دجال کے ستر بارغ کے گدھے  
کی اصل کیفیت نہ کھلی ہو۔ اور نہ یاجوج ماجوج داہتہ الارض  
کی راہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی" (انزال اوہام ص ۱۱۹ ط ۱)  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو مرزا صاحب نے یہ کہا۔

بر خلاف انہیں اپنے مریدوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے علم سے بڑھاتے ہوئے یہ لکھا کہ "اب یہی اپنی حجت  
خدا کا شکر ہے کہ راہبوں نے دشق کے منارہ پر  
مسیح کے انورنے کی حقیقت۔ دجال کی حقیقت ایسا ہی  
داہتہ الارض (کے بارے میں) خدا نے ان کو معرفت  
کے مقام تک پہنچا دیا ہے (قادیان احمدی جلد ۱ ص ۱۷۵)

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے  
خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ بد مذہبی میں اس قدر بڑھ  
گئے کہ یہودی بندہ گوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر  
ایک و عظیمیں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں " (چشمہ مسیح ص ۹)

(۲) "میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا  
نہیں تھا" (۱۲ اریو جلد ۱ ص ۱۹۰۲)

(۳) آپ کا کنجریوں سے میلان اور محبت بھی شاید  
اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ  
کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع  
نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ  
لگا دے۔ اور نہ ناکامی کی کمائی کا پلیدہ عطر اس کے سر  
پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چال چلن  
کا آدمی ہو سکتا ہے۔ (ضمیمہ انجام تفہیم ص ۷ حاشیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گالیوں کے  
قادیانی عذر | منطق قادیانی جماعت عموماً عذر  
پیش کرتی ہے کہ مرزا صاحب نے یہ تحریرات یاد دیوں  
کے جواب میں لکھی ہیں جبکہ انہوں نے حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کو گالیاں دی تھیں۔

اسلامی جواب | مگر قادیانیوں کا مذہب مذکور کے  
لئے مرزا صاحب کی یہ تحریر پیش  
کردہ ہے۔

مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی  
پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کالی دے تو ایک  
مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کالی  
دے۔ (صحیفہ تریاق القلوب ص ۳۹ ط ۲)

سیدنا حسینؑ کی توہین

مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

کہ بلا نیست سیر ہر آنم

صد حسینؑ است در گریبانم

یعنی میں ہر لمحہ گریبان کی سیر کرتا ہوں۔ اور میرے گریبان  
میں سینکڑوں حسین ہیں۔ مقصد یہ کہ علیؑ کے تحت جگر  
اور فاطمہ کے نور نظر حسین کی قدر و قیمت ہی کی ہے۔  
ایسے ایسے سینکڑوں حسین میرے گریبان میں ہیں۔

صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین  
(۱) "بعض نادان صحابی" (ص ۱۷۲ ضمیمہ نصرۃ الحق)

(۲) "ابو ہریرہ غنی تھا۔ درانت اچھی نہیں رکھتا تھا۔"

(اعجاز احمدی ص ۱۸)

(۳) "بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ جن کی درانت اچھی نہ تھی"

(اعجاز احمدی ص ۱۸)

(۴) "ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے۔ اس کی درانت  
پیر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہ میں نقل کرنے کا  
مادہ تھا۔ اور درانت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا  
تھا۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق)

علمائے اسلام کو گالیاں

(۱) اے بد ذات فرقہ مولویان "انجام اتھم ص ۷۲ حاشیہ

(۲) بعض خبیث طبع مولوی جو یہودییت کا خیر اپنے اندر

رکھتے ہیں۔ دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ بد خیز

ہے۔ زیادہ چلید وہ لوگ ہیں۔ اے مرد اور مولوی اور

گندی و خود ضمیمہ انجام اتھم ص ۷۲ (۳) بے ایمانوں

نیم عیسائیوں۔ و جال کے ہر ایو (شہتہ ہافامی تین ہزار رو)

بد بخت مفزیو۔ یہ معلوم یہ وحشی فرقہ کیوں شرم دیا ہے  
کام نہیں لیتا۔ مخالف مولویوں کا منہ کالا" (ص ۷۵  
ضمیمہ انجام اتھم)

تمام مخالفین اسلام کو گالیاں

"اے بے سباقوم (سراج مینر ص ۲۰)۔ بعض کتوں کی طرح  
بعض بیٹھریوں کی طرح بعض سوؤروں کی طرح بعض سپانوں  
کی طرح ڈنگ مارتے ہیں (خطبہ اہامیہ ص ۱۵) کوئی نہ بے حیا  
نہ ہو۔ تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں کہ میرے دعویٰ کو  
اسی طرح مان لے جیسا اس نے آنحضرت کی نبوت کو مان لیا  
ہے" (تذکرۃ الشہادتین ص ۳)

آریوں کو گالیاں

"ایسے ایسے حرامزادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں" (رسالہ

آریہ دھرم ص ۵۲)

"میرے دشمن جنگلوں کے سوؤر اور ان کی عورتیں کتوں  
سے بڑھ کر ہیں" (رسالہ نجم الہدی ص ۱۸)

مسلمانوں کو خصوصیت سے گالیاں

"کل مسلم یقبلنی ویصدق دعویٰ لا ذریۃ البنایا  
آئندہ کمالات ص ۵۹ ط ۲)

ترجمہ: کل مسلمانوں نے مجھے مان لیا ہے اور تصدیق کی  
ہے۔ مگر کجبریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔

عیسائیوں کے پادری صاحب کو گالیاں

"اگر عبد اللہ اتھم پادری قسم نہ کھائے یا قسم کی سزا

میں عداوت کے اندر نہ دیکھ لے تو ہم سچے اور ہمارے الہام سچے

پھر بھی کوئی تحکم سے ہماری تکذیب کرے۔ اور اس معیار

کی طرف متوجہ نہ ہو تو بے شک وہ دلدل الحلال اور بیک

فیات نہیں ہوگا۔ (الوزار اسلام ص ۱۲) اب جو شخص زبان

دہلائی سے باز نہیں آئے گا۔ اور ہماری فتح جتناں نہیں

ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو دلدل حرام بننے

کا شوق ہے۔ حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ

اختیار کرے۔ (ازاد الاسلام ص ۱۱)

مولوی علی الحائری مجدد تبلیغہ کو گالیاں

”جابل تر حسین کی عبادت کرتے والا۔ دیکھوئی انکو والا  
یک چشم دیکھا (اعجاز احمدی)

”فہرہ امیر شیخ ضال بخفیہ“ تبلیغ رسالت ص ۱۱۰ جلد ۶

مولوی شہداء اللہ صاحب امیر سہری کو گالیاں

”ابو جہل“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۲) ”کتے مردادہ خود“

”حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۲“ ”کفن فروش“ (اعجاز احمدی ص ۱۲)

اسی طرح مرزا صاحب نے مولوی سید نذیر حسین

صاحب دہلوی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم مولوی

سعد اللہ صاحب ملہریا نوی حضرت پیر مرہ علی شاہ صاحب

گوڑوئی مولوی عبدالحق صاحب غزنوی مرحوم غلام

اسلام کو نام نہام گن گن کر دہ وہ گالیاں دی ہیں کہ

دلی گتے شہدوں۔ اگرے کے چاروں۔ اور لکھنؤ کی

بھٹیاریوں کو بھی ایسی گالیاں حفظ یاد نہ ہوں گی۔ اور اگر

وہ بھی اس مدعی نبوت کے ان اخلاق کریمانہ کے چند ایک

جملے مزید حفظ کریں۔ تو یقیناً شرفا کا دنیا میں رہنا محال

ہو جائے گا۔ اور ایسا کیوں نہ ہو۔ جبکہ مرزا صاحب خود

ہی کہہ گئے ہیں کہ اگر کسی شخص کو جابل۔ نادان۔ دنیا پرست

مکار۔ فریبی گنوار۔ متکبر وغیرہ الفاظ کہتے والا شریفوں

اور منصفوں کے اور نیک سرشت لوگوں کے نزدیک گندہ

طبع اور بد زبان ہوتا ہے۔ (مفہوم انتہاء ۱۹ ستمبر ۱۸۹۵ء)

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۴ ص ۱۱

اور میں نے شروع مضمون میں مرزا صاحب کا ایک

معیاری فقرہ تحریر کیا تھا کہ ”گالی کے جواب میں گالی

دینے والا کتا ہوتا ہے“ (تقریر مرزا صاحب مندرجہ پورٹ

جلد قادیان ۱۸۹۶ء ص ۹۹)

مرزا صاحب کی ان الہامی گالیوں اور بد بھرتیہ

اخلاق کے دعویٰ۔ مجددیت اور نبوت کی تعلیموں کی

مستفاد تحریرات کے پیش نظر گالیوں کے جواب میں گالیاں

دینے والا کتا ہوتا ہے“ کی کسوٹی پر اگر مرزا صاحب کو

پرکھا جائے تو میں قادیانی مفتیوں سے ہی اندوئے

انصاف و ایماندار ہی بشرطیکہ ان کے دل میں خدا کے

خوف کا ایک شاہد بھی باقی ہے جس کی امید نہیں ہے

سے فتویٰ طلب کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کون تھے؟ اور

ہی ساتھ قادیانی جماعت کو تبلیغ کرتا ہوں کہ مرزا

صاحب کی ان مستفاد تحریرات کی موجودگی میں

اور دیگر تحریرات کے پیش نظر

مرزا صاحب کو شریف انسان ثابت کر کے مبلغ ایکڑ

روپے کا انعام بطریق عدالت حاصل کریں۔ میں یہ تبلیغ

بہال نو ”بہلی میں بھی آج سے تقریباً تین ماہ قبل شائع

کر چکا ہوں۔ اور قادیانی جماعت کے مبلغین تک اس

اخبار کو پہنچا چکا ہوں۔ مگر اخوس ہے کہ کس قادیانی

کے کانوں پر جوں تک بھی نہیں پہنچی۔ کیا بشرطیکہ

قادیان کی غیرت ہی جوش میں آئے گی۔ اور میرے پے

وہ پے انعام کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے؟

پیشنگوئی | مجھے الہام تو نہیں ہوتا۔ مگر مرزا صاحب کی

گندی تحریرات کے پیش نظر میں پیشنگوئی کرتا

ہوں۔ کہ میرے انعام کو حاصل کرنے کی قادیان کے

بڑے سے بڑے مناظر سے لے کر معمولی سے معمولی

قادیانی کو بھی ہمت نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ

لہ دھیانے کے انعامی مبالغے کے مناظرے کی طرح

قادیانیوں کو یقیناً لینے کے دیتے پڑ جائیں گے۔ اور مرزا

صاحب کی شرافت کی تاہم دود بکھرنے کے بعد قادیانیت

کا بتا بنایا گھرونداد ہڑام سے زمین پر گر پڑے گا۔

# شرافت مرزا

(از جناب ڈاکٹر خواجہ محمد ایوب صاحب بھٹہ)

## منشیات کا استعمال

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ ہر وقت نئی نویلی دہنوں سے شادی بچانے کی فکر میں لگے رہتے تھے اور اپنی مریدنیوں سے راتوں کو پاؤں دبواتے تھے اور رات کی تاہیک تنہائیوں میں پہرے دوایا کرتے تھے اس لئے ہر وقت اس دھن میں رہتے تھے کہ مقوی باہ ادویات اور مسک ادویات کا استعمال بھی رکھیں۔ چنانچہ مشک، عہر، مشک، مفرح، عبیری، مروارید، یا قوت، مرجان، شب، زعفران وغیرہ اکثر مقوی و مسک ادویات کسی نہ کسی بیماری کی آملے کر آپ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قادیانی مدعی نفل آپ کے اسوۂ حسنہ کے بالکل برعکس فاقہ کشی کی مصیبت سے پیٹ پر تین تین دن تک پتھر باندھنے کی بجائے یا قوتیوں وغیرہ کا یہ بیاناہ استعمال کیا کرتا تھا جو ایک مدعی نبوت کی معیاری زندگی سے اور اس کی شرافت سے بالکل بعید چیز ہے۔ ان مقویات سے بھی قطع نظر کہ شرب جوام الثبات ہے اور قرآن حکیم . . . . . بارہا اس کو حرام ٹہرا چکا ہے۔ اس کے متعلق مرزا صاحب کا کیا رویہ تھا اور ان کے رویے کے ماتحت ان کے مریدوں نے کیا اثر کیا وہ قابل غور ہے۔

## ٹائیک وائن کا آرڈر

محبی، انجیم حکیم محمد حسین صاحب سلم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس وقت میاں

مرزا صاحب قادیانی کو شریف انسان ثابت کرنے والے کو مبلغ ایک ہزار روپے انعام کا جیلنج دے چکا ہوں۔ اور ہر دو تین کے متعدد اخبارات میں اور مسائل میں یہ اعلان شائع کر چکا ہوں۔ حقیقتاً یہ تمام مضامین میری کتاب "شرافت مرزا" کی مختلف کڑیاں ہیں جس میں میں نے مرزا صاحب کی کتب اقوال، اخبارات اور ان کے مریدوں کے اقوال سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب شریف انسان بھی نہیں تھے۔ چہ جائیکہ وہ مجدد اور نبی ہوتے اس موضوع کا قادیانی جماعت کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ وہ قادیانی دوست کہہ دیا کرتے ہیں کہ جس طرح آریہ سماجی حضور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر الزامات لگاتے ہیں۔ اسی طرح آپ مرزا صاحب پر الزام لگا رہے ہیں۔ اور مخالفین ہمیشہ مصالین پر الزامات لگایا ہی کرتے ہیں۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے؟ ایسا کہنے والے قادیانیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ آریہ سماجی یا غیر مسلم بغیر کسی معقول تحریر کے خواہ مخواہ اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ جو قابل سماعت نہیں ہیں۔ برخلاف انہیں ہمارا اعتراض اپنی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ خود مدعی نبوت کی تحریرات وغیرہ سے ہے اور وہ یقیناً و زنی اعتراض ہے۔ اگر آپ ان کو غیر معقول تسلیم کرتے ہیں تو مبلغ ایک ہزار روپے کا انعام اسی طرح کیوں نہیں حاصل کر لیتے جس طرح مولوی شتاء اللہ صاحب امرتسری نے تہارے مناظر سے لدھیانہ میں ایک سکھ جج کے ہاتھوں سے حاصل کیا تھا۔

یا خود بھی مرض کی حالت میں کر لیتے۔ تو وہ خلاف شریعت نہ تھا۔ چہ جائیکہ ٹانگ وائٹن جو ایک دوا ہے۔ اگر اپنے خاندان کے کسی ممبر یا دوست کے لئے جو کسی لیے مرض سے اٹھا ہو۔ اور گرد نہ ہو یا بالفرض محال خود اپنے لئے بھی منگوائی ہو اور استعمال بھی کی ہو تو اس میں کیا حرج ہوگا۔ آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے۔ بنص ڈوب جاتی تھی میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے۔

بنص کا پتہ نہیں ملتا تھا۔ تو اطباء یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے ٹانگ وائٹن کا استعمال نہیں حالات کیا ہو۔ تو عین مطابق شریعت ہے۔ آپ تمام تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے رہتے تھے۔ ملاؤں کو عبادت کرتے تھے۔ بڑھاپا بھی تھا ضعف بھی پڑتا تو اندر میں حالات اگر ٹانگ وائٹن پی بھی لی ہو۔ تو کیا قباحت لازم آگئی راز ڈاکٹر بشارت احمد صاحب دینی لاہوری یادگار مندرجہ اخبار پیغام صلح جلد ۲۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء جلد ۲۳ نمبر ۶۵ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء

ان حوالہ جات کو پیر و قلم کرنے کے بعد ضروری معلوم کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ٹانگ وائٹن کی حقیقت کو بھی قارئین کے سامنے پیش کروں۔

”ٹانگ وائٹن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جو اباً تحریر فرماتے ہیں حسب ابشار پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا۔ جواب سبب مل ملا۔ ”ٹانگ وائٹن ایک قسم کی طاقت وادارہ

دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سرمد بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت پھر ہے (۳۱ ستمبر ۱۹۳۳ء)

یا پھر بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خریدنی خود خرید دیں۔ اور ایک بوتل ٹانگ وائٹن کی پلومر کی دکان سے خریدیں مگر ٹانگ وائٹن چاہئے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

{ از خطوط امام بنام غلام محمد مجبور مکاتبات مرزا }  
 { غلام احمد قادیانی بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب }  
 { قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور }

براندی لانے کی تاکید

حضور مرزا صاحب علیہ السلام نے مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے کے لئے ایک فہرست لکھ کر دی جب میں چلنے لگا تو پیر منظور محمد صاحب نے مجھے روپیہ دے کر کہا کہ دو بوتلیں براندی کی میری اہلیہ کے لئے پلومر کی دکان سے لیتے آ دیں۔ میں نے کہا کہ اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤں گا۔ پیر صاحب فوراً حضرت اقدس کی خدمت میں گئے اور کہا کہ حضور ہمدی حسین میرے لئے براندی کی بوتلیں نہیں لائیں گے حضور ان کو تاکید فرمائیں حقیقت میرا ارادہ لانے کا تھا۔ اس پر حضور اقدس مرزا صاحب نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میسائل ہمدی حسین جب تک تم براندی کی بوتلیں نہ لے لو لاہور سے روپیہ ہوتا میں نے سمجھ لیا کہ اب میرے لئے لانا لازمی ہے میں نے پلومر کی دکان سے دو بوتلیں براندی کی غالباً چار روپیہ میں خریدیں پیر صاحب کو لادیں۔ ان کی اہلیہ کے لئے ڈاکٹروں نے بتلائی ہوں گی۔ (اخبار الحکم قادیان جلد ۳۹ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۶ء)

ٹانگ وائٹن کے جو انہ کا فتویٰ

ڈاکٹر بشارت احمد مرزا فی لکھتا ہے۔

”پس ان حالات میں اگر حضرت مسیح موعود براندی اور مہم کا استعمال بھی اپنے مریضوں سے کرواتے

(از سودائے مرزا احمد حاشیہ مصنف حکیم محمد علی صاحب)

## گذارش احوال

ابہرے ساقی ہے نئے ہے جام ہے

پنی بھی لے نہ ابد بخیر انجام ہے

مندرجہ بالا تحریرات سے دو باتیں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ اول یہ کہ مرزا صاحب نے بذات خود بلوچمر کی دکان سے ٹانگہ دائیں منگوائی جو کہ ایک تیز قسم نشہ آور ولایتی شراب ہے۔ اور

برائڈی کی بولیں منگوانے میں اپنے مریدوں کی ہر ممکن اعانت بھی فرمائی (شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ وہیں سے ایک مرزا صاحب کو ہی تحفہ ملنی ہو) اور طرہ یہ کہ تاویانی ڈاکٹر نے نصف کے دھروں کی آٹ لے کر فتویٰ جواز بھی صادر فرما دیا۔ حالانکہ نصف کے دھروں میں شراب جیسی خبیث چیز کو ترک بھی کہہ دیا جاتا۔ اور نبض دہینے وغیرہ کی علامات کے ماتحت ایڈرٹائلیں کے انجکشن یا دیگر محرک و مقوی قلب انجکشن اور ادویات کا استعمال کیا جاتا تو زیادہ مفید تھا۔

# سید احمد کبیر فاعی قدس سرہ العزیز کے ارشاد و افادات

سیدنا شیخ سید احمد کبیر فاعی قدس سرہ العزیز بزرگان دین اور ادیب اکرام میں ایک نہایت مشہور و ممتاز ولی اللہ گذرے ہیں انہوں نے متعدد تصنیفات و تالیفات کے ذریعہ بھی اپنے فیوضات و انوار کو پھیلایا ہے۔ اور بہت سے لوگ ان کے مفید اور سرتاپا رسالوں سے استفادہ کر چکے ہیں اور کہتے ہیں۔ آپ نے ایک رسالہ النظام الخاص کے نام اپنے خاص لوگوں کے لئے بطور دستور العمل کے تصنیف فرمایا ہے۔ اور اسی سے اس رسالہ کی اہمیت و رفعت شان کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اس رسالہ میں تصوف کی حقیقت اخلاق حمیدہ کی تاکید و روش کامل کی پہچان اتباع سنت سلف صالحین کی پوری اصلاح معاشرت، اصلاح نفس، اصلاح منزل سیاست اسلامیہ، حقیقی ترقی و ترقی کے اسباب، محاسن اسلام تمام عالم پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

کے احسانات وغیرہ موضوعات پر نہایت بہترین، مؤثر اور زیادہ سے انداز میں بحث کی گئی ہے۔ اصل رسالہ عربی زبان میں ہے جس سے استفادہ کرنا عوام کے لئے مشکل تھا۔ مولانا فخر احمد صاحب تھانوی مدظلہ نے مرام الخواص کے نام سے اس کا نہایت سلیس و محاورہ ترجمہ کر کے ان لوگوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ جو اہل اللہ کے مبارک کلام سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں لیکن عربی سے ناواقفیت کی وجہ سے وہ اس نعمت بے بہا سے محروم رہتے ہوں۔ ترجمہ میں صرف لفظی ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ بین القوسین کچھ الفاظ اپنی طرف سے بڑھا کر معنی مراد کی پوری وضاحت کر دی گئی ہے۔

قارئین شمس الاسلام کو معلوم ہے کہ سلف صالحین کے افادات سے آپ حضرات کو مستفید کرنا اور ان کی تعلیمات کو عام طور سے مسلمانوں میں پھیلانا اس رسالہ

ہیں۔ وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے موافق عمل کرتے اور لوگوں کو بھی اس کی تمغیب دیتے ہیں ان کی ہمتیں بیگاری اور سستی سے نفرت کرتی ہیں۔ ان کی خود داری اور تعالٰیٰ غیرت اور محمدی مرد (وہمت) مخلوقات کے غبار کو چاک کر دینے۔ اور وجود کے سخت میدانوں میں ٹھس جانے کا تقاضا کرتی ہے۔ اور یہ تقاضا صرف اللہ اور رسول کے لئے

اللہ کے ملک میں نہ ہر دست حکومتوں و جن ہمتوں کے ذریعہ جو دنیا و آخرت دونوں کے کام پر حاوی ہوں۔ اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ توفیق والے اللہ کے مقرب اور اللہ کے محبوب ایسے ہی ہوتے ہیں۔ یہی لوگ کامیاب ہیں۔ بلکہ یہی لوگ اللہ کے مقبول اولیا ہیں۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اللہ کے اولیا پر کسی قسم کا اندیشہ نہیں۔ شوقِ ملکین ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ نا حیر احمد کی روح سے عہد لیا ہے کہ حقیر کاموں (اور چھوٹے درجہ کی باتوں) پر تہہ نہ رہے بلکہ اعلیٰ درجہ کے کاموں پر توجہ کرے (یاد رکھو) جس کی ہمت اللہ کے لئے بلند ہو۔ اس کا درجہ بھی اللہ کے یہاں بلند ہوتا ہے۔ اور جو اپنے عرض کے ساتھ ٹہرا ہے (خود غرض اور مطلب کا یاد ہو) وہ (باطنی) مرض سے کبھی شفا یاب نہ ہوگا۔

جس نے ہر قسم کے حادثات (ومصائب) پر اُن سے نظر ہٹا کر اُن کے موجب اللہ جل شانہ سے راضی اور خوش ہو کر غلبہ نہ لیا۔ وہ ایمان کی حلاوت اور شرابِ ہمت کے ذائقہ (اور سوس) دود ہے۔ مگر بلندی ہمت پر جو میں تم کو برا بھلا کہہ رہا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم کمزور و محتاجوں کو

کی اشاعت کے مقاصد میں سے اولین مقصد ہے اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کے پیش قیمت مضامین میں سے کچھ حصہ قارئین کرام کے سامنے بھی پیش کیا جائے اور آپ بھی اس سے لطف اندوز ہوں۔ اور استفادہ کر کے ہم کو دعائیں یاد رکھیں۔ (ادارہ شمس الاسلام)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں۔ رِبَا طِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا اللہ کے راستہ میں ایک دن (سرخ) اسلام کی حفاظت کر لینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (اور اسلام کی سرحدیں دو ہیں۔ ایک ظاہری جس کی حفاظت شکر اور فوج سے کی جاتی ہے۔ دوسری باطنی جس کی حفاظت وادمانِ رسول کرتے ہیں پس) تو اللہ کے راستہ میں اپنے مال اپنے جان سے اپنے علم سے اپنی حکمت سے اپنی ہمت سے (باطنی) سرحدِ اسلام کی سنت کو زندہ کر تو بھی حفاظتِ سرحد کے ثواب کا مستحق ہو جائیگا اور اس کے لئے بلند ہمت اور عملِ صالح کی ضرورت ہے۔

شریف وہ ہے جو کہ حضرت فاطمہؓ و زہراءؓ علیٰ ایہما السلام کی اولاد سے ہو شریعت نے اُس کی بلندی ہمت کو ظاہر کرنے کے لئے صدقہ (کا مال) کھانے سے اُن کو روک دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے نو اسوں میں سے ایک کو بیت المال کی کھجور منہ میں ڈالتے ہوئے دیکھا تو فرمایا (اے اے اس کو منہ سے نکال دو) کیا تم کو خبر نہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ (کا مال) نہیں کھاتے تھے۔ (پس جسے ہمت بلند کرنے کا شوق ہو۔ اسے مخلوق کی صدقات و خیرات سے نظر اٹھا لینا چاہئے) اور جو لوگ دربارہ خداوندی کے دیاری



حقیر سمجھنے لگو اور ان کی خبر گیری نہ کرو غریبوں کے پیشیوں اور صنعتوں ان کی عادات اور امور معاش سے واقف نہ ہو۔

کیونکہ ان باتوں کا جاننا ان سے کام لینا۔ ان کو اختیار کرنا۔ ان کی حقیقت سے واقف ہونا اور جہاں تک شریعت اجازت دے ان میں ترقی کرنا (یعنی) بلند ہی ہمت اور اسد نبوت کی خواہش میں سے ایک تلوار ہے (چنانچہ یہ بڑے انبیاء علیہم السلام جس قدر بھی ہیں سب نے بکریاں چرائی ہیں اور ہمارے نبی کریم (علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم) سید العرب والعجم نے بھی بکریاں چرائی ہیں) تاکہ سب امتوں کے طور طریق اور مختلف جماعتوں کے احوال سے واقف اور تمام عالم کی سیاست پر قادر اور ان واقف ہو جائیں (نرمی کے ساتھ اصلاح) کرنے اور نرمی کے طریقے اختیار کرنے کا تجربہ ہو جائے حتیٰ کہ بے زبان جانوروں تک کے حالات کا اندازہ ہو جائے بلکہ تمام مخلوق کے حق میں خواہ ظاہر ہو یا مخفی سامنے ہو یا غائب عام طور سے نرمی کا جھنڈا قائم کرنے کے لئے ہمت بلند ہو جائے تاکہ سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام خلق کے لئے رحمت عامہ دے دے فیض شیریں و خوشگوار بن کر اللہ کے پورے ملک کو سیراب فرمائیں۔

اور یہی طریقہ آپ کے ان وارثوں کا بھی ہے جن کو اللہ نے فتح (قلوب کی فضیلت) دی اور رسولوں کی دسی سے ملا دیا۔ ان کا نائب کر دیا۔ ان کی شان کا نمونہ بنا دیا۔ اور رسولوں کے بارے کے (یعنی) ہوتی پروردگار عالم کے یہاں سب سے زیادہ مکرم (و معظم یعنی) سیدنا محمد (نبی الایمن) کے اخلاق (کرمیہ) سے پوری طرح سے آراستہ کر دیا۔ آپ پر

اور تمام رسولوں پر یاد شاہ جہر بان دیدگارہ (اللہ جل شانہ) کا درود و سلام نازل ہوا اسی وقت یہ شخص جو حضور کا نائب وراثت ہے۔ ان باتوں کے واضح کرنے پر قادر ہوتا ہے جو دنیا و آخرت کے متعلق مخلوق پر لازم ہوتا ہے (اب وہ) بادشہ کی طرح ہو جاتا ہے کہ جہاں بھی پہنچتا ہے نفع پہنچاتا ہے اور متقیوں کا اشد ہی مددگار ہے اس کی طرف ہر کام کا منتہا ہے اس کی طرف سے اعانت و تصرف ہے وحید اللہ و نعم الوکیل ہم کو اللہ بس ہے وہی اچھا کارساز ہے (عزیز من) عقل کی ہر رنگی انصاف سے ہے (اگر انصاف کا مادہ) نہ ہو تو عقل خواہشوں کے قریب سے جو نفس اس کے سامنے پیش کرتا رہتا ہے مغلوب ہو جاتی ہے۔

یہی وہ خوبی تسلیم اور انقیاد سے ہے دورہ خود رانی کی غلام ہوگی۔ یہودہ حرص اور غلط آمد و کا سر توڑنے والی اللہ کی (مقرر کردہ) حد ہے جس شخص پر اس کی یہودگی ایسی غالب ہوگی کہ حق تقاضے کی حد سے بھی آگے بڑھ گیا۔ وہ غدار ہے (یہو کہ کاٹا کاٹا ہے) اور ان جھوٹی امیدوں (غلط آمد و دوں) کی جڑ وہ دساوس (و خیالات) ہیں جو انسان کے ذہن کو ان لذتوں کے سوچنے میں ڈال دیتے ہیں جن سے نفس مزے لیتا اور (سادہ) نہوت کو فرحت ہوتی ہے۔ اس وقت صحت جواب دے دیتی ہے۔ اور یہ سوچ بچار امداد کو کھینچ کر آگے بڑھا دیتی ہے تو انسان اغراض (نفسانی اور شہوات لایعنی) کے دشوار میدانوں میں گھس جاتا ہے۔ اور چونہ کرنا تھا کر گذرنا ہے جس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دایہ تباہی خیالات جھوٹی امیدوں غلط آمد و کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

کو ہل (اور بیکار) نہیں سمجھتا۔ بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ اس کو نعمت اور عطائے الہی سمجھ کر بڑے ادب سے لیتا ہے اور اس سے منتفع ہوتا ہے) اے حکیم لا اپنی حکمت کو بھی سامنے لا اور ان دونوں باتوں کو جمع کر کے دکھا پھر واقعی تو بڑا آدمی ہو گا۔ رنگ تیرے خیال میں تو یہ اجتماعِ فزین ہے جس کو محال کہا جاتا ہے۔ اب ذرا آنکھیں کھول کر دیکھ کہ علما بن محمدی ان کو کیوں جمع کر دیتے ہیں۔

تو علم کی آنکھ سے اپنے نبی امین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت آپ کے پاک اہل بیت کی حالت (مخلوق کے) رہنا (اللہ کے) مقبول بندوں حضرات صحابہ کی تائید کا مطالعہ کرو۔ تو تجھے نظر آئے گا کہ انہوں نے تمام مالک فتح کئے۔ اللہ کے بندوں کی تکلیف کی۔ عدلی و انصاف پھیلایا۔ تمام کاموں کا نظام قائم کیا سیاست اہم کے طریقہ کو مستحکم کیا (غرض دنیا بھر کے کام کئے۔ دنیا کے ہر چیز سے کام لیا) مگر دنیا اور اس کے اسبابِ ممانع سے بڑھ کر بے رغبت اور دنیا اور اس کی لذات سے سب سے زیادہ دور رہے۔

تو عمل اور تسلیم کی دیواروں کے درمیان چل۔ (عمل کی دیوار قائم کرتے ہوئے تسلیم کی دیوار بھی کھڑی کر اور کامیابی کو خدا کے سپرد کر) تو عالم جمع کی طرف فرق اور فصل گئے ساتھ ساتھ روانہ ہو (یعنی) اپنے عہد و ث اور اپنے خالق کے قدم کو جمع نہ کر اور اگر ایسا کرے گا تو گمراہوں میں شامل ہو جائے گا۔ تو اپنے عمل اور خدا کے حکم اپنے عمل اور خدا کی رضا اپنی طلب اور خدا کے کرم میں فرق کر کے ہر ایک پر ایک انگہ نظر کر کے ان سب کو جمع کر اس وقت تو تیک بند دل مادی لائق لوگوں میں شامل ہو گا۔

مگر کوئی ارادہ کوئی ہمت (آسمان کا دروازہ کھٹکھٹائے) آسمان کے تارے بھی توڑ لائے (مگر اس کے پاس علم الہی یعنی کتاب اللہ کی کوئی آیت (شریعت کی کوئی ہدایت) نہیں جو لوگوں کو اللہ کی محبت و اطاعت پر مجتمع کرتی اور دین دنیا میں ان کو نفع دیتی ہو۔ تو وہ کچھ بھی نہیں) اس کو ہمت کہ ہی غلط ہے کیونکہ جس کو اپنے محبوب کے لئے جوش نہ آئے۔ اور اس بات کو گوارا کرے کہ اس کی بُرائی اس کی کانوں تک پہنچتی رہے۔ وہ عاشق نہیں۔ اسی طرح جس دوست کو اپنے دوست کے لئے جوش نہ آئے۔ اور اس بات پر راضی ہو کہ اس کی بُرائی اس کی کانوں تک پہنچتی رہے وہ دوست نہیں۔ پس بلند ہمت والا وہ ہے جو اللہ کا عاشق اور اس کا دوست ہو۔ اور مخلوق کو بھی خدا کا عاشق اور دوست بنادے جو خدا کا عاشق ہو گا۔ وہ مخلوق کی نافرمانی اور گستاخی سے بے چین ہو گا۔

نخوت۔ (یعنی الحق نہ عن الحق اور خود داری) انسان کے لئے ہرگز کے سداۃ اہتق (اتہالی درجہ) پہنچنے کا ذریعہ ہے بشر لیکن اس کی بنیاد اللہ کے لئے جوشِ غیرت پر قائم ہو۔

استقامت۔ اسی صفت ہے جو کسی بڑے (حوصلہ والے) ہی کی چادر میں لپٹی ہوتی ہے ہر کس و ناکس کے بدن پر لباس استقامت درست نہیں آتا اور صاحب استقامت وہ ہے جو کہ ہر چیز کے پہلوؤں پر نظر رکھے۔ اور ہر پہلو کا حق ادا کرے چنانچہ عارف کامل دنیا کو حقیر سمجھتا ہے۔ اپنی جوتی کے تسبہ سے بھی کمتر خیال کرتا ہے اس لئے اس سے دل نہیں لگتا) مگر اس کے پیدا کرنے والے کی وجہ سے ہر چیز کی پوری

بڑھنے کا نام بھی نہ لے کیونکہ جس کے دونوں برابر ہوں  
 (کا میاب وہ ہے کہ جس کا اکلاد نہ پچھلے سے بڑھا  
 ہوا ہو۔ سیر فی اللہ اور سیر الی اللہ کسی آپ بھی چیز ہے کہ  
 اس میں برابر ترقی ہی ترقی ہے دنیا کی سیر ایک حد پر  
 ختم ہو جاتی ہے مگر اس کے لئے کوئی منہی نہیں ہے۔

ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے  
 ہیں بس مبارک ہے وہ جو اپنے مالک کے سامنے جانے  
 سے پہلے اُس کو پہچان لے اور بد بخت ہے وہ جو کساری  
 عمر اپنے مالک سے بے خبر ہے نصیحت (اور وعظ) کے  
 وقت حکیم بن ایسی حکمت سے نصیحت کر کہ دوسرے پر  
 اثر ہو خیانت کرتے والوں اور ظالموں کا طرفدار نہ  
 بن (و وعظ اور نصیحت میں اہل دنیا و اہل جاہ کی حمایت اور  
 خوشامد نہ کر) جب امتا علم حاصل کرے جو عمل کیو واسطے  
 کافی ہو تو اس پر عمل کر (اور تکمیل علم پر عمل کو موقوف  
 نہ رکھ کیونکہ علم کی تکمیل تو کبھی نہیں ہو سکتی پھر عمل کب  
 کرے گا) علم میں کسی حد پر ٹہر کیونکہ علم کی (اصلی) حد تو  
 تیری عمر سے بھی آگے ہے اپس پچھن سے قبر میں پہنچنے  
 تک طلب علم میں لگے رہو عوذ باللہ ان اکون  
 من الجاہلین" جاہلوں میں شمار ہونے سے میں اللہ  
 کی پناہ مانگتا ہوں۔

بلند درجوں کی طرف دین کے ذریعہ اپنے نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اپنے پروردگار (کی مدد)  
 کے ذریعہ سے نظر بلند کر لینا اس قیمتی نظر کو ذلت اور  
 پستی کی مٹی میں (دلا کر) برباد نہ کر کہ (دنیا کے توہر  
 اثاثہ پالان پر حرم کر بیٹھ جائے) اور دین پر جہنم کی  
 کوشش نہ کرے یہ تو یہودوں کا شیوہ ہے دیکھو ان  
 کا طریقہ ہے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے علوم سے آراستہ  
 ہو اور اہل بیت کرام کے سلسلہ میں داخل ہو جائیں اس

وقت نہ تجھے کوئی حالت سرکشی میں مبتلا کرے گی نہ کوئی  
 شان رسیدھے راستہ سے ہٹائے گی اپنے آپ کو ان  
 حضرات کی صف میں کھڑا کرے گا اس میں کتنی ہی مدت  
 دراز لگ جائے ان کے احوال و اعمال کی پوری اتباع  
 کرنا تجھے ان میں داخل کرے گا ان کے اخلاق سے  
 آراستہ ہونا تجھے پر عروج ان سے ملے گا حدیث میں ہے  
 "من غشنا فلیس منا" جس نے ہم سے خیانت کی وہ  
 ہم میں سے نہیں ہے (اور خیانت یہ ہے کہ دعویٰ تو غلامی  
 کا ہو اور طور طریق نامرغوبوں جیسا ہو) اسی طرح (بطور  
 مفہوم مخالف کے یہ سمجھو) من غشنا فلیس منا کہ جو  
 ہم سے خیانت نہ کرے وہ ہم میں سے ہے (پس حضور کی  
 جماعت میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ظاہر اور باطن ہوں  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق بنادے) یہ بات جلدی حاصل  
 ہو جائے یا دیر میں بہر صورت طریقہ یہی ہے۔

صحیح نور محمدی کی روشنی جبکہ ہی ہے (اور ہر جگہ بتاتی  
 ہے گی) ابھی غائب نہ ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
 زمین کا اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا وارث ہو جائے  
 اور وہی سب سے بہتر وارث ہے پس جس نے اپنے آپ کو  
 اس بارگاہ (محمدی) کی خدمت بجالانے آپ کی سنت کو زندہ  
 کرنے آپ کی شان بلند کرنے میں لگا دیا وہ کامیاب ہو  
 گیا۔ اُس کے لئے سوشہیدوں کا ثواب ہے میرے اس  
 قول کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کرنا  
 ہے من تمسک بسنق عند فساد متی فله اجر  
 مائتہ شہید" جو شخص میری امت کے بگڑنے کے وقت  
 میری سنت پر مضبوطی سے جمار ہے اُسکے لئے سوشہیدوں کا  
 ثواب ہے نیز ایک دوسری حدیث بھی اس کی مؤید ہے کہ  
 میرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سب فضل  
 وہ مؤمن ہے جو اپنے جان و مال سے چھو کر تار ہے لوگوں  
 نے عرض کیا اس کے بعد وہ مؤمن جو پہاڑوں کی گھاٹیوں

# سلاطین عثمانیہ ترکیہ اور علماء اسلام

## تاریخ ماضی کے چند عبرت آموز واقعات

(سید محمد خلیل صاحب کا کاخیل متعلم مدرسہ عزیز جامع مسجد عتیقہ)

|                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                          |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>اور خلعت طبعیت امویہ پر صبر عہد کا پورا کرنا اور عزت و آبرو کے محفوظ کرنے کے لئے مال و دولت کا خرچ کرنا بشریت کی تعظیم اور شریعت کے حاملین علماء کرام کی عزت کرنا اور ان کا وقار بڑھانا اور کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق وہ علماء جو حدود و ضوابط بیان فرمائیں اس انہی حدود و تکلیف شیخ کے کھڑا ہونا اور اس سے آگے نہ گزرنے دینا ان علماء کے متعلق اچھا گمان رکھنا دیندار طبقہ کے متعلق صحیح اعتقاد رکھنا ان سے برکت حاصل کرنا اور ان سے دعائیں لینے میں رغبت و شوق رکھنا اکابر و مشائخ سے حیا کرنا ان کی توقیر اور عزت و اکرام کرنا اور حق کی طرف لانے والے کی بات کو تسلیم کر کے اس کے ساتھ بول لینا آگے جا کر علامہ فرماتے ہیں ہم یقیناً جانتے ہیں کہ سیاست و جہاں بانی کے یہی اخلاق ہیں جو ان کو حاصل ہو گئے ہیں اور انہی کی برکت سے وہ اس کے مستحق ہو گئے ہیں کہ اپنے زیر قبضہ لوگوں کے اوپر بلکہ علیٰ العموم تمام لوگوں پر حکمرانی کر سکیں اور یہ</p> | <p>والوقوف عند مایجد دونہ لهم من فعل او ترک وصن الظن بهم واعتقاد اهل الدین والتبرک بهم ورفعت الدعاء منهم والحياء من الاکابر والمشاہع وتوقیرهم واجلالهم والالتفات الى الحق مع الداعی الیه والى ان قال علمنا هذه خلق البیاسة قد حصلت لذلک استقوا بها ان یکنوا ساسة ملت تحت ایدیم او علی الصوم وانه خیر ساسة الله تعالى الیہم الی آخره قال مقدمہ شامی اور عزت و اکرام کرنا اور حق کی طرف لانے والے کی بات کو تسلیم کر کے اس کے ساتھ بول لینا آگے جا کر علامہ فرماتے ہیں ہم یقیناً جانتے ہیں کہ سیاست و جہاں بانی کے یہی اخلاق ہیں جو ان کو حاصل ہو گئے ہیں اور انہی کی برکت سے وہ اس کے مستحق ہو گئے ہیں کہ اپنے زیر قبضہ لوگوں کے اوپر بلکہ علیٰ العموم تمام لوگوں پر حکمرانی کر سکیں اور یہ</p> | <p>فلسفہ تاریخ کے مشہور و مسلم ماہر علامہ ابن خلدون مغربی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب مقدمہ تاریخ میں ایک مقام پر ان من علامات الملك التنافس فی الخلال الحمیدة وبالعکس کے ماتحت ایک حقیقت نفس الامری کی تعبیر ان الفاظ میں کی ہے۔</p> <p>فقد تبیین ان خلال الخیر اس سادہ سی تعبیر سے یہ بات شاہدۃ بوجود الملك کھل کر ظاہر ہو جاتی ہے کہ جس ملطن وجدت للعصیۃ گمروہ میں اچھی خصلتیں پائی جاتی تھیں تاذا نظر بانی اصل بول تو اچھی خصلتیں ان کے العصیۃ ومن حصل ملک و حکومت کے بقا کے لئے گواہ لهم القلب علی کثیر بن جاتی ہیں جیسا کہ مجمع قوموں من النواجی والاعم اور ان لوگوں پر نظر ڈالتے فوجدنا لهم یتناضون ہیں جن کو ادگر کے بہت سے فی الخیر و خلاصہ من ملکوں اور قوموں پر حکومت کرنے اکرم والعقوبۃ انزل کا علیہ حاصل ہوا ہے تو ہم دیکھتے والاحتمال من غیر ہیں کہ وہ اچھائی اور بھلائی</p> | <p>انقاد و القرب والنیف کی خصلتوں میں انتہائی شوق و عمل لکل و کسب عدم رغبت رکھتے ہیں مثلاً سخاوت والصبر علی المکارہ و اوفاء نعرشوں کی معافی اور دیر گذر بالعهد و بدلی الاموال اور غریبوں کے مقابلہ میں تحمل فی صون الاعراض و اور جہان نوادی، ٹھکے ماندے تعظیم الشریعۃ و احیال کے ساتھ امداد و اعانت فقیر و العلماء العالمین لہا سلم کو کمائی پر لگانا اور اپنا تہذیب</p> |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

ایک ایسی بھلائی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوموں کو نصیب کر دیتے ہیں۔

آگے جا کر ایک اور جگہ لکھتے ہیں

ان من خلال الکمال الحق جن خصائل و عادات کمال میں  
تینافس فیہا القبائل او جو جتنے بندہ بننے والے قبائل رغبت  
العصبیة و تكون شاهدة رکتے ہیں اور وہ ان کے ملک و  
لهم بالملک اکرام اعلیٰ حکومت کے بقا کے گواہ ہوتے  
والصالحین والاشراف الم ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے  
(۱۷۱) علماء صالحین اور شریف لوگوں  
کی عزت کی جائے۔

واکرام الطارین من اهل اور فضل و کمال اور امتیازی خصوصیات  
الفضل و الخصوصیات کہ کھنے والے لوگوں کی عزت و  
کمال فی السیاسة العامة عامہ کا ایک خاص کمال ہوتا ہے۔  
فاہم الحون للدين العلماء نیکوں پر میرنگاہوں کا اعتراف تو  
الجبأ الیم فی اقامہ کرام ان کی دینداری کی وجہ سے ہے۔  
الشریعة الخ ۱۷۱ اور علماء کی تعظیم اس لئے بھی کہ  
مراسم شریعت کے قائم رکھتے اور اسلامی سٹیٹ کے نظام کو  
صحیح لائنوں پر چلانے کے لئے ان کی طرف احتیاج ہوتا ہے۔  
وان الله قد تاذن بوجہا

فیہم لوجود علامتاہا و ۱۷۱ اللہ تعالیٰ نے (گو یا اذنی) فیصلہ فرما  
کان اولیٰ عین ہب من دیا ہے کہ ان علامتوں کے ہونے  
القبیل اهل اللک اذا کے وقت ہی قوموں کی سیاست  
تأذن الله تعالى بسلب و حکومت باقی رہ سکتی ہے ورنہ  
ملکهم وسلطنتهم اکرم نہیں اور اس لئے جب اللہ تعالیٰ  
هذا الصنف من الخلق کسی قوم سے ملک و سلطنت حسین  
فاذا رأیتہ قد ذهب لینے کا حکم فرما دیتے ہیں تو ملک میں  
من امة من الامم بسنے والے لوگوں سے اول اول  
فاعلم ان الفضائل قد مندرجہ بالا قسم کے لوگوں کا اکرام  
اخلت فی الذہاب عنہم اور ان کی عزت کرنے کا جذبہ و محنت

و القب ذوال الملک منہم ہو جاتا ہے پس جب آپ دیکھیں  
فانما اذ الله بقوم سوء کہ کسی قوم سے یہ باتیں چلی گئیں۔  
فلا حرج لہ واللہ تعالیٰ اعلم پس جان لو کہ اب اس قوم سے  
اتمام فضائل و کمالات ایک ایک (۱۷۲)

کمر کے چانے شروع ہو گئے اور یہ انتظار رکھ کہ اب ان  
کی حکومت کا زوال ہونے والا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ  
جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو تباہ و برباد کرنا چاہے تو پھر  
کوئی نہیں جو اس تباہی کو دفع کر کے پھر دے۔ و اعلم  
علامہ ابن خلدون کی ان عبارتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے  
کہ کسی اسلامی حکومت و ریاست کے لئے ترقی کی راہوں پر  
گامزن ہونے اور ہر شعبہ حکومت میں کامیاب و با مراد  
ہونے کے لئے اولاً یہ ضروری ہے کہ وہ عاہلین شریعت  
حضرت علماء و کرام اور مشائخ و صلحا کی قدر و قیمت کو صحیح  
طور سے پہچان لے اگر ان کو وہی درجہ دیا گیا جس کے وہ  
واقعہ میں مستحق ہیں تو اس سے سلطنت کی بنیادیں خود  
بخود مستحق ہوتی باتیں گی اور کسی قوی سے قوی کو بھی  
کسی قسم کی شرانگیزی اور فتن کے دروازوں کے کھولنے  
کا موقع نہ مل سکے گا۔ اور اگر ان کی بے قدری کی گئی اُن  
کے صحیح موقف کو دینا دی کبر و غرور کے نشہ میں نہ پہچان  
کہ غفلت برتی اور اُن سے اعراض دیا ہوگی اس لئے اس کے  
بڑے نتائج و خونخوار دشمنوں کی شکلوں میں سامنے آ کر  
ملک کو سلطنت کو ختم کر جائیں گے۔

یہ جو کچھ عرض کیا گیا صرف ایک فرضی تخیل نہیں  
بلکہ ایک امر واقعہ ہے۔ وہ زمانہ بھی گزرا جب اہل علم کی  
قدردانی و منزلت تھی بڑے بڑے بادشاہ اور جلیل القدر  
سلاطین فقہاء و محدثین کی جوتیاں بیدھی کرنا اپنے لئے  
سرمایہ فخر و امتیاز سمجھتے تھے اور نوکروں کی طرح ان  
کے ہر حکم کے ماننے کے لئے منتظر رہتے تھے تو اس کی

سلطان عثمان خان اول بانی سلطنت عثمانیہ ترکیہ کے صاحب تاج وادب تک ہو جانے کے زمانہ ۱۶۹۹ء سے لے کر آخری خلیفہ سلطان عبدالحمید خاں تک ترک قوم نے جس شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی اور اسلام کا جو رعب انہوں نے یورپی ممالک پر بٹھایا وہ ایک مشہور عالم حقیقت ہے۔ ترکی قوم کا وہ ترکی حکومت کا مذہب اسلام تھا۔ اور اسلامی آئین و ضوابط کو وہ اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھتی تھی اور مذہب کے حاملین اور دین کے نگہبانوں کے ساتھ ان کی محبت تھی۔ ان کی غیرت و توقیر اور اکرام و اجلال میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرتی تھی۔ تو اسی کا یہ اثر تھا کہ ان کی سلطنت کی بنیادیں نہایت مضبوط و مستحکم تھیں۔ اور یورپ کی مجموعی طاقتیں صلیبی فوجوں کی انتہائی سامعی اور فرنگیوں کی مکارانہ چالیں ان کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں۔ لیکن آخر میں جب اس قوم کے نادان نوجوانوں نے یورپ کی نقالی میں مذہب سے بغاوت کی اور اسلامی شعائر کے احترام کا عقیدہ ان کے دلوں سے اٹھ گیا۔ اور علماء مشائخ کے مقدس گروہ کو انہوں نے اس نئے روشن خیالی کے زمانہ میں ایک بیکار اور نالائق القات جماعت سمجھا۔ اور ان سے اعراض و اجتناب میں اپنی ترقی و کامرانی کا حصول درست یقین کر لیا۔ تو یہی ہوا جو بقول علامہ ابن خلدون ایسے حالات میں قوموں کا انجام ہوتا ہے۔ یورپ کی شاطروں و حلاک قوموں نے موقع کو مناسب سمجھ کر جنگ عظیم میں ایسا وار کیا کہ وسیع اسلامی سلطنت کے حصے بخرے ہو گئے۔ تمام اجتماعی قوت و دہم برہم ہو گئی۔ اور ہزار ٹھوکروں کے بعد اگر کچھ بچے بھی تو صرف اس قدر کہ ایک محدود و قبیح زمین کو لے بیٹھے۔ اور صرف ایشیائے کوچک میں اپنی حکومت کو باقی رکھنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ بھی غنیمت تھی لیکن یہ نوجوان ترک پھر بھی قدرتی انتباہ سے بیدار نہ ہوئے۔

برکت تھی کہ اسلامی پرچم چار دانگہ عالم پر لہرا رہا تھا۔ اور مسلمانوں کی فوجیں جس میدان میں بھی سامنے آئیں دشمن خشن و خاشاک کی طرح اُن کے سامنے بہہ جاتے۔ اور شکست کھا کر تباہ ہوتے۔ لیکن جب علماء اور مسلمانین کے دماغوں میں کبر و غرور نے جگہ بنالی۔ اور انہوں نے دین و مذہب کے عشق و محبت کو دل سے نکال دیا تو حاملین مذہب کی قدر و قیمت بھی نہ رہی۔ اور اس کا یہ منحوس اثر پڑا کہ دشمنوں پر ہمارا رعب اور ہمدردی ہیبت نہ رہی۔ اور مسلمان ہر جگہ خوار و ذلیل ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ آج تمام دنیا میں کہیں بھی ہمدردی ایسی "اسلامی حکومت" نہیں جس پر ہم مذہبی طور سے ایک مسلمان کی حیثیت سے فخر و فائدہ کر سکیں۔ اب ہم ہندوستان کے غلام مسلمان دو صدیوں کی غلامی کی بنی پر پس کر بھی اتنا نہیں سوچتے کہ وہ کون سے اعمال تھے جن کی وجہ سے ہم کو یہ روز بدکھنا نصیب ہوا۔ اور آج بھی یہ سیاسی ہنگامہ آرائیوں اور ہر طرح کے غیور و غوغا میں مصروف ہیں لیکن یہ کبھی خیال نہیں کیا کہ دین کی طرف الہی قانون کی طرف بھی کچھ توجہ کریں۔ اور اپنے مولائے وہ ٹوٹا ہوا شستہ جوڑیں اور دین جاننے والوں کو ہٹا اور دبیر بنائیں۔ اور اُن کے ہٹلائے ہوئے راستوں پر چل کر منزلیں طے کرنا حقیقی کامیابی واقعی ترقی اور فلاح و بہبود تصور کریں یقین رکھنا چاہیے کہ خواہ فرد ہو یا جماعت علماء کی رہنمائی سے بے نیاز ہو کر۔ یا علماء کی توہین و تحقیر کو شعائر بنا کر جتنی بھی کوشش کر جائے وہ کبھی کامیاب نہ ہوگی۔ اسلام کے ساتھ اپنے تعلق و ربط کا اقرار کرنے والے مسلمان کو کبھی عالم دین اور حامل شریعت کے ساتھ مخالفت کرنا مذہب نہیں دیتا۔ مگر ہمارے صد افسوس۔ آج کل یہ ہو رہا ہے۔ اور اس کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔ اللہ سے اہل قومی فتنہ نہ لایعلمون۔

اور انہوں نے ایک اسلامی حکومت کی بجائے ترک قوم کی حکومت کی تاسیس کی اور بے دینی کی اس روش پر گامزن ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کی ہوا اکھڑ گئی تھی۔ اور ایک عظیم الشان طاقت منشر دے گا کہ ہو کر تباہ ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے تاکہ موجودہ روش سے تائب ہو کر صحیح اسلامی اصولوں پر حقیقی مسلمان بن کر دنیا میں اپنے اسلاف کی طرح اسلام کا سکھ جائیں۔

یہ ہوا کہ قلم بے اختیار بے قابو ہو گیا۔ اور جس میدان میں دوڑنے کا ارادہ نہ تھا۔ اسی میں اپنی جولانی دکھانے لگا۔ مگر خیر بات کہنے کی تھی کئی اچھا ہوا۔ اب عثمان قلم اپنے مقصد کی طرف پھیرتا ہوں۔ عربی کی ایک تاریخی کتاب "الاستبانات النعمانیہ فی علل الدولۃ العثمانیہ" کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس دلچسپ کتاب میں بعض واقعات اس قسم کے نظر سے گذرے جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ سلاطین آل عثمان نے اپنے دور حکومت میں ان بودیا نشین علماء و مشائخ کی کس قدر افزائیاں کی ہیں۔ اور انہوں نے کس طرح اپنے ملک و دولت اور سلطنت و حکومت کے قیام و استحکام کو ان حضرات کے اعزاز و اکرام کے ساتھ وابستہ سمجھا۔ ولی نے چاہا کہ مناسب نہیں ان سے صرف میں ہی لطف اندوز ہو جاؤں۔ اور اچھا جواب کو ان تاریخی واقعات سے محروم رکھوں۔ لہذا مختصر طور سے ان واقعات میں سے چند واقعات ذکر کر رہا ہوں۔ یہ مشتمل اندونہ خرم وارے ہوں گے اور سے قیاس کن نہ کلستان من بہادر مرآپ اس سے خود اندازہ لگا کر فیصلہ کریں۔

سلطان عثمان خان الغازی بانی سلطنت عثمانیہ ۱۲۹۹ء میں تخت حکومت پر جلوہ فرما ہوئے۔ ان کے زمانہ میں ایک عالم دین مولیٰ اداہ بالی قرمانی تھے جس کو سلطان عثمان خان کے دور امامت میں نہایت مقبولیت

و منزلت حاصل تھی۔ اور سلطنت میں ان کے مشورے ضرور حاصل کئے جاتے تھے۔ اور ہر معاملہ میں ان کی دعائیں ضرور حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ انہوں نے ایک خانقاہ تعمیر کی تھی جس میں مسافر بھی آکر اترتے تھے سلطان عثمان خان بھی وہاں آکر بار بار مدت گزارتے سلطان نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ شیخ اداہ بالی کی خانقاہ سے ایک چاند طلوع ہوا۔ اور سلطان نے تہذیب میں چاکر داخل ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے محسوس کیا کہ اس کی نافرمانی سے ایک عظیم الشان درخت پیدا ہوا کہ اس کی شاخیں چاروں طرف خوب پھیل گئی ہیں۔ اور اس کے نیچے بڑے بڑے پہاڑ ہیں جن سے نہریں بہتی ہیں۔ اور لوگ آکر خود بھی ان سے پانی پیتے اور سیراب ہوتے ہیں۔ اور ان کے چوپائے اور باغات بھی ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ سلطان جب خواب سے بیدار ہوا۔ اور یہ واقعہ حضرت شیخ سے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ آپ کو مرزدہ ہو۔ آپ کی سلطنت خوب پھیل جائے گی۔ اور آپ سے اور آپ کی اولاد سے مسلمانوں کو نہایت فوائد و منافع پہنچیں گے۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے اپنی لڑکی کا نکاح سلطان سے کر لیا۔ اور اس سے عثمان خان کی اولاد پیدا ہوئی۔ ۱۳۲۷ء میں ۲۰ برس کی عمر میں شیخ اداہ بالی کی وفات ہوئی۔ اور اس کے ایک جلیلہ بعد ان کی لڑکی اور عثمان خان کی زوجہ اور سلطان اور خان کی والدہ کا انتقال ہوا۔ اور تین بیٹے کے بعد خود سلطان عثمان خان اس جہاں فانی سے انتقال فرما گئے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

سلطان عثمان خان غازی کے بعد دوسرا تاجدار اس کا بیٹا اور خان ہے جو والد کی وفات کے بعد ۱۳۲۷ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے مقام اذنیق میں علوم دینیہ کی تدریس کے لئے ایک دارالعلوم

کی بنیاد رکھی اور سلطنت عثمانیہ میں یہ پہلا مدرسہ ہے جو شاہی نگرانی میں جاری کیا گیا۔ مولیٰ داؤد قیصری قرمانی جو اس وقت کے ایک بڑے فاضل اور علوم عقلیہ و نقلیہ کے بڑے فاضل اور بہترین مصنف تھے وہاں تدریس کے لئے مقرر ہو گئے انہوں نے عرصہ تک وہاں پڑھایا سلطان کی طرف سے ان کی خاص نگہداشت ہوئی تھی۔ داؤد قیصری کی وفات کے بعد سلطان اور خان نے یہاں کی تدریس کے لئے مولیٰ تاج الدین کردی کو منتخب کیا جو شہرہ آفاق فاضل اور علم فقہ میں خصوصی ماہر تھے انہوں نے کافی عرصہ وہاں رہ کر طلیہ علوم کو مستفید کیا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ سلطان اور خان نے ایک شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ اس اثنا میں خبر آئی کہ عیسائیوں کی ایک بڑی دست فوج ترکوں کے گھیرے میں لینے کے لئے حملہ آور ہو رہی ہے سلطان اس خبر سے بہت پریشان ہوا اور اپنے آزاد کردہ غلام اور موجودہ سردار فوج امیر شامین لالہ سے اس کے متعلق مشورہ کیا۔ اس نے اپنی رائے یہی بتلا دی کہ آپ خود یہاں کے محاصرہ کو اٹھائیے اور اگر آپ ان عیسائیوں سے حاصل شدہ مال غنیمت کو مجھے بخش دیں تو میں جا کر اس فوج کے ساتھ مقابلہ کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کو شکست دے کر یہاں آنے سے روک دوں گا۔ سلطان نے یہ بات مان لی امیر شامین وہاں سے گیا اور نہایت بہادری سے مقابلہ کر کے ان کو شکست فاش دی۔ اور اس کو بہت کچھ مال غنیمت حاصل ہوا سلطان کو اپنے وعدہ اور سب مال غنیمت اس کو بخش دینے کے فعل پر نہایت متحیر ہوئی۔ اس نے سارا واقعہ مولانا کردی سے بیان کر کے فتویٰ دریافت کیا۔ مولانا کردی نے صاف الفاظ میں سلطان کو جواب دیا کہ بالکل تمام مال غنیمت امیر شامین کا حق ہے۔ اور آپ کو اس سے لینا بہرگز جائز نہیں۔ چنانچہ سلطان کو فتویٰ کے

سامنے کردی نے خم تسلیم کرنا پڑا۔ اور امیر مذکورہ کو سارا مال حوالہ کرنا پڑا۔ امیر شامین نے بھی وہ مال غنیمت اپنے ذاتی آرام و راحت اور عیش و طرب میں خرچ نہیں کیا۔ بلکہ اس سے شہر یوسف میں ایک مدرسہ آباد کیا۔ اور مقام کرباسی میں ایک پبل کی تعمیر کی۔ اور ایک خانقاہ بھی فقراء و علماء کے لئے بنائی۔ مولانا تاج الدین کردی کی وفات کے بعد سلطان اور خان نے انشیک کے اس مدرسہ کے لئے مولانا علاؤ الدین الاسود کو منتخب فرمایا۔ انہوں نے اس تدریس کے زمانہ میں دقایق کی شرح و جلدوں میں لکھی۔ جو ایک نہایت مفید اور حاوی شرح دقایق ہے ایک دن سلطان اور خان مولانا علاؤ الدین الاسود کے گھر ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب ان کے مکان میں داخل ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت مولانا علاؤ الدین نماز پڑھنے میں مشغول ہیں سلطان نے تھوڑی دیر توقف کیا۔ اور وہاں جو طالب علم بیٹھے ہوئے تھے ان سے کہنے لگا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں بھی یہاں نماز پڑھوں۔ تم میں سے کوئی ایک امام بن جائے تاکہ ہم باجماعت نماز ادا کر سکیں چنانچہ مولانا خلیل الرحمن کردی جو مولانا علاؤ الدین الاسود کے ایک خاص تلمیذ تھے امام بنے اور سب نے ان کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ اس کے بعد جب مولانا علاؤ الدین الاسود گھر سے باہر تشریف لے آئے تو سلطان نے عرض کیا کہ لوگ میرے پاس فیصلہ کرنے کے لئے مختلف قسم کے جھگڑے مقدمے پیش کرتے ہیں۔ میں سفر پر بہتا ہوں خود احکام قضا جانتا نہیں۔ اس لئے آپ میرا بی فرما کہ ان طالب علموں میں سے ایک کو میرے ساتھ کہہ دیں کہ وہ سفر میں ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔ اور جب ضرورت پڑے وہ فیصلہ کیا کرے۔ مولانا الاسود نے فرمایا۔ کہ اچھا آپ ان سب میں سے کسی ایک کو منتخب کر کے ساتھ لے لیں۔ سب طالب علم وہ نہادی کرنے لگے۔ اور ہر



ایک چاہتا تھا کہ میں اس کام کے لئے مقرر نہ ہو جاؤں اور میں اس ذمہ داری سے بچ جاؤں سلطان نے کہا کہ اپنی خوشی سے تو ان میں سے کوئی بھی اس کام کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ آپ خود ان میں سے کسی کو منتخب فرمائیں۔ تو میں اس کو اپنے ساتھ لے جانے پر

ہو گئے سلطان غازی کے امر و نادمہ میں سے ایک امیر بطور خود اب تھا۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا اور فوجی خدمات نہ کر سکتا تھا تو اس نے دہلی جھنگڑوں کو چھوڑ کر شیخ کیلکو بابا کے پاس آکر سکونت اختیار کی۔ آپ کا خادم بنا۔ اور مدد و رج حاصل کئے۔ سلطان اور خان اس کے ساتھ بہت محبت

## ماہ دسمبر سالہ شمس الاسلام

مجلس حزب الانصار علیہ السلام  
سالانہ تبلیغی کانفرنس منعقدہ ۱۹۷۵ء

دکھا تھا اور

اس نے مقام

ایندھ کو ل اور اس

کے ار د گرد

چند گاؤں بطور

جائزہ انعام کے

دینے کا ارادہ

کیا لیکن اس نے

انکار کر کے کہا

کہ مجھے اس کی

کچھ ضرورت

نہیں بلکہ وہاں

امراء و سلاطین

کے لئے چاہئے

فقراء کو اس کی

کچھ ضرورت

نہیں لیکن میں

سلطان نے بار

بار تاکید و اظہار

میں اصرار کیا تو

فرمایا کہ اچھا۔

میں حضرت مولانا ظہور احمد صاحب بگوی نور اللہ مرتدہ نے جو ڈھائی گھنٹہ ایک لالہ

انگیر اور تاریخی واقعات و حقائق پر مشتمل اور نادر و نادر گارہ تقریر ارشاد فرمائی تھی

وہ آپ کی آخری تقریر اور قوم کے نام ایک آخری پیغام ثنابت ہوا۔ خوش قسمتی سے

اس وقت اس کا مسودہ لکھا گیا تھا۔ مولانا مرحوم کی وفات کے بعد خیال تھا کہ

اس کو کتابی صورت میں بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کر کے مسلمانوں کو

مستفید کیا جائے لیکن کاغذ کی کمی کی وجہ سے یہ قلمی کتاب جلدی پوری نہ

ہو سکی۔ اور بعض احباب کے شدید قاضوں کے باوجود شائع کرنے کا موقع نہ مل سکا

اب ادارہ شمس الاسلام نے فیصلہ کیا ہے کہ اس مسودہ کی تصحیف کر کے اور تاریخی واقعات

اور بعض مسائل کے حوالے حاشیہ پر درج کر کے اس پر اندھ حقائق تقریر کو کتابی شکل

میں شائع کیا جائے۔ اور شمس الاسلام کے خریداروں کو یہ نادر تحفہ دسمبر کے سالہ کی

جگہ پیش کیا جائے۔ افادہ عام کی غرض سے اس کی کاپیاں کچھ زیادہ تعداد میں

چھپوائی جائیں گی۔ اس لئے جو حضرات چاہتے ہوں کہ وہ اس کے زیادہ نسخے خرید کر

اپنے احباب میں تقسیم کریں۔ اور حضرت مولانا مرحوم کا یہ آخری پیغام گھر گھر پہنچا کر ایک

تبلیغی خدمت انجام دیں۔ وہ اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی کے ذریعہ اپنے

ہی رسالے بھیج دیئے جائیں قیمت کا یقینی اندازہ اب تو نہیں بتایا جاسکتا لیکن ہم کوشش

کریں گے کہ امداد سے امداد قیمت پر یہ پیش بہا تحفہ پیش خدمت کریں۔

(مختصر شمس الاسلام)

مجبور کر دوں گا۔

انہوں نے فرمایا کہ

اس کام کے لئے

مولانا خلیل الجنیدی

سب سے زیادہ

موزوں ہیں۔

سلطان نے ان

کو ساتھ لے لیا۔

اور مولانا خلیل

مروتے ہوئے

سلطان کے ساتھ

استاد کے پاس

چلے گئے۔ سمجھتے

ہیں کہ سلطان

مراد خان کا مشہور

وزیر عظم خلیل

نہیں مولانا خلیل

لی اولاد میں سے

تھا۔

سلطان اور خان

کے زمانہ کے

مشہور و مشائخ میں سے ایک شیخ کیلکو بابا غزال تھے جو سلطان کے ساتھ فتح بھروسا کے وقت ہر کاہ تھے۔ اہم پھر بعد از فتح بروسا کے قریب اقامت گزین

آپ یہاں سے گئے کہ اس طے تک کی جگہ فقراء کے لئے وقف کر دیں تاکہ وہ وہاں سے ایندھن لایا کریں۔ اور کہیں۔

کے قریب ایک طرف اس درخت کو لگا دیا۔ اور واپس چلے گئے بادشاہ کو جب اس بات کی خبر پہنچی۔ تو نہایت خوش ہوا۔ اور اس درخت کی خوب فہر گیری اور تربیت کی۔ وہ درخت بہت بڑا ہو گیا۔ طاشکری زادہ ٹوہ مخ لکھتے ہیں۔ کہ وہ درخت اب بھی اسی مقام پر موجود ہے۔ (باقی آئندہ)

سلطان اور خاں نے ایک دفعہ ان سے درخواست کی کہ میرے لئے دعا فرمائے۔ فرمایا کہ میں تجھ سے غافل نہیں ہوں جب ضرورت درپیش ہوگی میں خود دعا کروں گا کچھ مدت کے بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک درخت کو چڑھنے سے اکھڑ لیا۔ اور اس کو لے کر شہر بردسار میں آئے اور اس سلطنت میں داخل ہو کر شاہی محل میں دروازہ

## قربانی کے احکام و مسائل

(از مولانا سید سیاح الدین صاحب کاکاخیل)

مسئلہ۔ کسی گاؤں میں بھیج دیوے تو اس کی قربانی نماز سے پہلے بھی درست ہے۔ اگرچہ خود شہر میں موجود ہے۔ لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی۔ تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہو گیا۔ ذبح ہو جانے کے بعد اس کو منگو لے اور گوشت کھاوے۔

مسئلہ۔ باہر ہوں تاہم سورج ڈوبنے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے۔ جب سورج ڈوب گیا۔ تو اب قربانی کرنا درست نہیں

مسئلہ۔ دسویں تاہم سورج سے باہر ہوں تاہم جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں۔ لیکن رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔

مسئلہ۔ دسویں گاؤں میں تاہم سفر میں تھا پھر باہر ہوں تاہم سورج ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچ گیا۔ یا پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کی نیت کر لی۔ تو اب قربانی کرنا واجب ہو گیا۔ اسی طرح اگر پہلے اتنا مال نہ تھا۔ اس لئے تو نماز واجب نہ تھی۔ پھر باہر ہوں تاہم سورج ڈوبنے

مسئلہ۔ جس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اس پر بقر عید کے دنوں میں قربانی بھی واجب ہے۔ اور اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر دیوے تو بہت ثواب پائے گا۔

مسئلہ۔ مسافر پر قربانی کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ۔ بقر عید کی دسویں تاہم سورج سے لے کر باہر ہوں تاہم سورج کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے۔ چاہے جس دن قربانی کرے لیکن قربانی کرنے کے لئے سب سے بہتر بقر عید کا دن ہے۔ پھر گیا۔ ہوں تاہم سورج پھر باہر ہوں تاہم سورج۔

مسئلہ۔ بقر عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کرے۔ البتہ اگر کوئی کسی دیہات اور گاؤں میں رہتا ہو۔ تو وہاں فجر کی نماز کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے۔ شہر اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد کریں۔

مسئلہ۔ عید کے روز نماز کا وقت مانا جائے گا۔

سے پہلے کہیں سے مال مل گیا تو قربانی کرنا واجب ہے۔  
(عالمگیری ص ۲۹)

**مسئلہ**۔ اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اگر کوئی خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرائے۔ اور ذبح کے وقت وہاں جانور کے سامنے کھڑا ہو جانا بہتر ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکا تو خیر پھر بھی کوئی حرج نہیں۔ دوسرے کو دکیل بنانا کافی ہے۔

**مسئلہ**۔ قربانی کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ اگر دل میں خیال کیا کریں قربانی کرتا ہوں۔ اور نہ بان سے کچھ نہیں پڑھا۔ فقط بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ذبح کر دیا تو بھی قربانی درست ہو گئی۔ لیکن اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھ لینا بہتر ہے۔ قربانی کا جانور قبلہ رخ ٹٹا کر اور پٹھے سے اتنی وجہت و جھجی للہ فی فطرہ السموات والارض حنیفاً و ما انا من المشرکین۔ اے صلوٰتی و نسکی و تحیات و عاقبتی و لیلۃ مات انما لیک۔ لا شہائد لک و لا ویدعک اضرحت و انا اقل السلیلین اللہم منک و لک پھر بسم اللہ اور اللہ اکبر کہہ کے ذبح کرے۔ اور ذبح کرنے کی یہ دعا پڑھے اللہم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام۔

**مسئلہ**۔ قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے کرنا واجب نہیں۔ نہ اپنے مال میں سے اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی کر دی۔ تو نفل ہو گئی۔ لیکن یہ نقل اپنے ہی مال میں سے کرے۔

اس کے مال میں سے ہرگز نہ کرے۔ (بہارِ نبی ص ۱۲)  
**مسئلہ**۔ گائے بھینس اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے۔ لیکن

شرط یہ کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ اور سب کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کی ہو۔ صرف گوشت کھانے کی نہ ہو۔ اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔ نہ اس کی جس کا پورا حصہ ہے نہ اس کی جس کا ساتویں حصہ ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۰)

**مسئلہ**۔ اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم لوگ شریک ہوئے۔ جیسے پانچ آدمی شریک ہوئے یا چھ۔ اور کسی کا حصہ ساتویں سے کم نہیں تب بھی سب کی قربانی درست ہے۔ اور اگر آٹھ آدمی شریک ہوئے۔ تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوئی۔ (عالمگیری ص ۲۹)

**مسئلہ**۔ قربانی کے لئے کسی کے لئے گائے خریدی اور خریدتے وقت نیت کی کہ اگر اور کوئی مل گیا۔ تو اس کو بھی اس گائے میں شریک کر لیں گے۔ اور ساجھے میں قربانی کریں گے۔ اس کے بعد کچھ اور لوگ اس گائے میں شریک ہو گئے۔ تو یہ درست ہے۔ اور اگر خریدتے وقت اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ تھا۔ تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا تو دیکھنا چاہیے جس نے شریک کیا ہے وہ ایمر ہے کہ اس پر قربانی واجب ہے یا غریب ہے جس پر قربانی واجب نہیں۔ اگر ایمر ہے تو درست ہے۔ اور اگر غریب ہے تو درست نہیں۔ (عالمگیری ص ۳۰)

**مسئلہ**۔ اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہو گیا۔ اس لئے دوسرے خریدا۔ پھر وہ پہلا بھی مل گیا۔ اگر ایمر آدمی کو

لے اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کرے۔ تو مٹی کی جگہ من فلاں کہے۔ اور فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے ۱۲

تہائی یا تہائی سے زیادہ کھٹ گیا۔ یا تہائی دم یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی۔ تو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔  
**مسئلہ**۔ جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے۔ چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا۔ چوتھا پاؤں رکھا ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا۔ اس کی بھی قربانی درست نہیں۔ اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے۔ اور چلتے میں اس سے سہارا لگتا ہے۔ لیکن لنگڑا اگر کے چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

**مسئلہ**۔ اتنا دبلا بالکل مرے جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو۔ اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اگر اتنا دبلا نہیں ہے۔ تو دبے ہونے سے کوئی حرج نہیں۔ اس کی قربانی درست ہے۔ لیکن موٹے تارے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔

**مسئلہ** جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی بالکل درست نہیں۔ اور اگر کچھ دانت ہوں لیکن جتنے گہرے ہیں۔ ان سے زیادہ باقی ہیں۔ تو اس کی قربانی درست ہے۔

**مسئلہ** جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اگر کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے ہیں۔ تو اس کی قربانی درست ہے۔

**مسئلہ** جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے۔ اس کی بھی قربانی درست ہے۔ البتہ اگر بالکل جڑے ٹوٹ گئے ہوں۔ تو پھر قربانی درست نہیں۔

**مسئلہ**۔ خصی بکرے۔ مینڈھے کی بھی قربانی درست ہے۔ جس جانور کے خارش ہو اس کی بھی قربانی درست ہے۔ البتہ اگر خارش کی وجہ سے بالکل لاغر ہو گیا ہو تو درست نہیں۔

ایسا اتفاق ہو گیا۔ تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے۔ دونوں میں سے خواہ کسی کی قربانی کرے۔ لیکن اس میں اتنی تفصیل ہے۔ کہ اگر پہلے جانور کی قربانی کرے تب تو خیر اور اگر دوسرے کی کرے تو دیکھنا چاہیے کہ وہ قیمت میں پہلے سے کم تو نہیں۔ اگر کم ہوں تو جتنے دام کم ہوں اتنے دام غریبوں کو خیرات کرنا چاہیے۔ اور اگر غریب آدمی کو ایسا اتفاق پیش آیا۔ تو دونوں جانوروں کی قربانی اس پر واجب ہے۔ (ہدایہ ص ۲۳)

**مسئلہ**۔ سات آدمی گائے میں شریک ہوئے۔ تو گوشت بانٹتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں۔ بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر تقسیم کریں۔ نہیں تو اگر کوئی حصہ زیادہ کم کرے گا۔ تو سود ہو جائے گا اور گناہ ہو گا۔ البتہ اگر گوشت کے ساتھ کھلے پائے۔ اور کھال کو بھی شریک کر لیا۔ تو جس طرف کھلے۔ پائے یا کھال ہو۔ اس طرف اگر گوشت کم ہو۔ تو درست ہے۔ چاہے جتنا کم ہو۔ جس طرف گوشت زیادہ تھا۔ اس طرف کھلے پائے شریک کئے تو بھی سود ہو گیا اور گناہ ہوا۔

**مسئلہ**۔ بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں۔ جب پورے سال بھر کی ہو تب قربانی درست ہے۔ اور گائے بھینس دوسرے سے کم درست نہیں۔ پورے دوسرے ہو چکیں تب قربانی درست ہے۔ اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں۔ اور اگر دنیہ یا بھیرا تا موٹا تازہ ہو کہ بوجہ فزہی سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اور سال بھر والے دنیوں بھیروں میں اگر چھوڑ دے۔ تو کچھ فرق معلوم نہ ہوتا ہو۔ تو ایسے وقت چھ مہینے کے دنیہ اور بھیر کی بھی قربانی درست ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو سال بھر کا ہونا چاہیے۔

**مسئلہ**۔ جو جانور اندھا ہو یا کاٹا ہو۔ ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو۔ یا ایک کان

**مسئلہ ۲۵**۔ اگر جانور قربانی کے لئے خرید لیا تب کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر کے قربانی کرے۔ ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی کرنا واجب نہیں تھا اس نے نفلی طور سے قربانی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ تو اس کے واسطے درست ہے کہ وہی جانور قربانی کر دے۔  
(در مختار ج ۲ ص ۲۳۳)

**مسئلہ ۲۶**۔ قربانی کا گوشت آپ کھاوے۔ اور اپنے رشتے ناطے کے لوگوں کو دیئے۔ اور فقروں محتاجوں کو خیرات کرے۔ خیرات میں تنہائی سے کسی نہ کرے۔ لیکن اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا۔ تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

**مسئلہ ۲۷**۔ قربانی کی کھال یا تویوں ہی خیرات کر دے اور یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کر دے۔ وہ قیمت ایسے لوگوں کو دے جن کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ اور قیمت میں جو پیسے طے ہیں۔ وہی پیسے بعینہ خیرات کرنا چاہیئے۔ اگر وہ پیسے کسی کام میں خرچ کر ڈالے اور اتنے ہی پیسے اور اپنے پاس سے دیدے تو بڑی بات ہے۔ مگر ادا ہو جائیں گے۔

**مسئلہ ۲۸**۔ اس کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا اور کسی نیک کام میں لگانا درست نہیں خیرات ہی کرنا چاہیئے۔ اور کسی مستحق کو اس کی تملیک ضروری ہے۔

**مسئلہ ۲۹**۔ اگر کھال کو اپنے کام میں لائے۔ جیسے اس کی چھلنی بنوالی یا مشک یا ڈول یا جامانہ بنوالی یہ بھی درست ہے۔

**مسئلہ ۳۰**۔ کچھ گوشت یا چربی قصائی کو مزدوری میں نہ دیوے بلکہ مزدوری اپنے پاس سے پوری کی پوری اس کے علاوہ اپنے پاس سے آگ کر دیوے۔

**مسئلہ ۳۱**۔ قربانی کی برسی بھول وغیرہ سب چیزیں

خیرات کر دے۔

**مسئلہ ۳۲**۔ کسی پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا۔ تو اب اس جانور کی قربانی واجب ہو گئی۔

**مسئلہ ۳۳**۔ کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تین دن گزر گئے۔ اور اس نے قربانی نہیں کی۔ تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دیوے۔ اور اگر بکری خرید لی تھی۔ تو وہی بکری بعینہ خیرات کر دیوے۔

**مسئلہ ۳۴**۔ جس نے قربانی کرنے کی نیت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا۔ جس کے واسطے نیت مانی تھی۔ تو اب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مالہ ام ہو یا نہ ہو۔ اور نیت کی قربانی کا سب گوشت فقروں کو خیرات کر دے۔ نہ آپ کھاوے نہ فقروں کو دیوے۔ جتنا آپ کھایا ہو۔ یا امیروں کو دیا ہو اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

**مسئلہ ۳۵**۔ اگر اپنی خوشی سے کسی مردے کے ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرے تو اس کے گوشت میں سے خود کھانا کھلانا یا ٹٹنا سب درست ہے۔ جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔

**مسئلہ ۳۶**۔ لیکن اگر کوئی مردہ وصیت کر گیا ہو۔ کہ میرے تنہا میں سے میری طرف سے قربانی کی جاوے۔ اور اس کی وصیت پر اسی کے مال سے قربانی کی گئی۔ تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کا خیرات کر دینا واجب ہے۔ (شامی ص ۲۸۵)

**مسئلہ ۳۷**۔ اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں۔ اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے بغیر اس کے امر کے قربانی کر دی۔ تو یہ قربانی صحیح نہیں ہوئی۔ اور اگر کسی جانور میں کسی غائب کا حصہ اس کے امر کے بغیر تجویز کر لیا۔ تو اور حصہ دادوں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی۔ (شامی ص ۲۸۵)

**مسئلہ ۳۸**۔ اگر کوئی جانور کسی کو حصہ پر دیا ہے کہ اس کی

پرویش کرو۔ اور پھر جانور مشترک بن جائے گا تو یہ جانور اس پرویش کرنے والے کی ملک نہیں ہوا۔ بلکہ اس اصل مالک کا ہی ہے۔ اس لئے اگر کسی نے اس پالنے والے سے خرید کر قربانی کر دی۔ تو قربانی نہیں ہوئی۔ اگر ایسا جانور خریدنا ہو تو اصل مالک سے جس نے حصہ پر دیا ہے خرید لیں۔

**مسئلہ۔** اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہیں۔ اور وہ سب گوشت آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ یکجہی فقرہ احباب کو تقسیم کر دیا یا پکا کر کھانا کھلانا چاہیں تو بھی جائز ہے۔ ہاں اگر تقسیم کریں گے۔ تو اس میں بڑی ضروری ہے۔

**مسئلہ۔** قربانی کی کھال کی قیمت کسی کو اجرت میں دینا جائز نہیں کیونکہ اس کا غیرت کرنا ضروری ہے۔

**مسئلہ۔** قربانی کا گوشت کافروں کو دینا بھی جائز ہے۔

**بشرطیکہ** اجرت میں نہ دیا جائے۔ دعا لگیری نہ ہو۔ **مسئلہ۔** اگر کوئی جانور کا بھن ہو۔ تو اس کی قربانی جائز ہے۔ پھر اگر بچہ بھی زندہ نکلے۔ تو اس کو بھی ذبح کر دے۔

## اطلاعات

دارالعلوم عزیزیہ جامع مسجد بھیرہ میں ۱۵ اشوال ۱۴۳۲ھ سے باقاعدہ اسباق شروع ہو گئے ہیں۔ مولانا سید سیاح الدین صاحب کا کاخیل مولانا شفیق اللہ صاحب فاضل دیوبند مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دیوبند مختلف فنون کی کتابیں پڑھانے میں نہایت شوق و انہماک کے ساتھ مشغول ہیں۔ تدریس کا کام نہایت خوش اسلوبی اور باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے۔ مشکوٰۃ شریف جلالین شریف۔ ہدایہ اولین کی جماعتوں میں شامل ہونے کے لئے اور نیردوسری کتابوں کے پڑھنے

کے شوقین طلبہ اگر داخل ہونا چاہیں تو عید اضحیٰ تک ان کے داخلہ کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔ حافظ علامہ حسین صاحب دہلوی حفظہ قرآن میں بچوں کو حفظ کرانے، اور ناظرہ قرآن پڑھانے میں مصروف ہیں۔ اللہ ہمدردوں مولانا احمد یار صاحب سابق مبلغ حزب الانصار ہاشمیا سے پھر تشریف لائے ہیں۔ یاد مجلس کی طرف سے تبلیغ کے فرائض نہایت تندہی اور شوق و اخلاص کے ساتھ انجام دے رہے ہیں مولانا موصوف کی تبلیغی سرگرمیوں سے خوب فائدہ پہنچ رہا ہے۔ آپ نے اس عرصہ میں مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ جلسوں میں تقریریں کیں اور مسلمانوں کو حق کا پیغام پہنچا۔ مولوی غلام حسین صاحب نے بھی گرد و نواح کے دیہات کا دورہ کیا۔ اور اب ایک ماہ کی رخصت پر ہیں۔

مولانا افتخار احمد صاحب بگوی امیر حزب الانصار اور مولانا احمد یار صاحب نے زیارات کا کا صاحب ضلع پشاور نوشہرہ سمندری ضلع لائل پور پیکر۔ وادی بٹن۔ لاہور پھلوں بہلول۔ کوٹ مومن۔ گنیمال وغیرہ وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ اور بعض مقامات پر تقریریں کیں حزب الانصار کے اغراض و مقاصد کی توضیح کی اور مسلمانوں کو مستقیم فرمایا۔ جامع مسجد اور مدرسہ عزیزیہ کی مرمت و تعمیر کا کام جاری ہے۔ اور مستری بہت دنوں سے مشغول کام ہیں۔

### قربانی کے چٹروں کا صحیح مصرف

دارالعلوم عزیزیہ جامع مسجد بھیرہ شہر کے صدقات اور قربانی کے چٹروں کا بہترین مصرف ہے۔ ایام اضحیٰ میں دارالعلوم کو خاص طور پر یاد رکھئے۔ اور ہفتہ صاحب دارالعلوم مذکور کے نام چٹرے یا ان کی قیمت ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(ہفتہم)

# تبلیغی کتساہیں

**کشف التلبیس** مصنف مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب دیوری۔ یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ "نور ایمان" کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا یہ رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر ہزار ہا سنی نوجوانوں کی گمراہی کا باعث بن چکا ہے شیعہ رؤسا کی طرف سے سینوں میں نفث تقسیم ہوتا رہتا ہے شیعوں کی اس ظلمت کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے مذہب پیرا یہیں تبلیغ کے اس کتاب میں موجود ہے شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات کے جوابات دیتے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۲۲ حصہ دوم ۲۰ حصہ سوم ۲۰ مکمل طلب کرنے پر ۶۰ محصولہ ایک علاوہ۔ (صرف چند نسخے باقی ہیں)

**برق آسمانی** جس میں مرزائے قادیانی کے اپنے قلم سے اس کے اپنے سوانح و عقائد و عبادات و معاملات و کارنامے تفصیل کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ علاوہ انہیں خلیفہ نو مالدین و مرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد و غیرہ بیان کرنے کے بعد حیات مسیح کے مسئلہ پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب نے مرزائیوں کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ قیمت ۸۰

**جہدین شمس الاسلام** کا شیعہ مذہب المعروف **صورہ ہسری** جو اگست ۱۹۱۱ء میں شائع ہو کر تراجیح میں حاصل کر چکا ہے۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ شیعہ صاحبان کے حق میں کہیں سخت الفاظ استعمال نہیں کئے گئے۔ مختلف ذرائع گونا گوں عنوانوں اور ان کی مستند کتابوں اور غیر مسلم مصنفین کی تحریروں سے ناقابل تردید محقق اور جامع الفاظ میں نقشہ کھینچی گیا ہے اور ہمیں مدح صحابہ و تبرہ پر قرآن مجید احادیث نبوی کریم اقوال ائمہ

سادات اصفیائے کرام کے ارشادات اور عقلی و نقلی برہین سے مکمل روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اسلامی جبرائے داکا بر ملک کے افکار و آراء کے اقتباسات کے علاوہ سیزدہ صد سالہ اسلامی تاریخ میں سے تبرا بازی کے ہونا ک نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ حجم ۱۳۲ صفحہ قیمت ۸۰ محصولہ ایک اور صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔

**مازہ یا نقشبندیہ** مؤلف مولانا حکیم حافظ عبدالرسول صاحب بکھروی۔ اس کتاب میں مرزائے قادیانی کے ان اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے جو اس نے صوفیائے کرام پر کئے تھے قیمت صرف ۲۰ علاوہ محصولہ ایک اور

**اقتباس الحقیقہ** اس رسالہ میں صد ہا علمائے اسلام کے فتاویٰ جمع کئے گئے ہیں جن میں دلائل واضح و براہین قاطعہ سے فرقہ واد فساد مرزائیہ کا اہتداد اور مداخلتی و مرزائی سے سنی عورت کا نکاح ناجائز ثابت کیا گیا ہے۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۲۰ اس میں نہایت محققانہ طریقہ سے

**قائلان حسین** حضرات شیعہ کی معتبر کتابوں کی مستند روایات سے ثابت کیا گیا ہے کہ رسول خدا کے نواسے اور حضرت علی کے نعت جگر میں حضرت حسین رض کو کر بلا میں ہلا کر طرح طرح کے مظالم میں مبتلا اور نہایت بے رحمی سے شہید کرنے والے شیعہ اور شیوایان مذہب شیعہ۔ قہمے اس کتاب کو ضرور دیکھئے تاکہ شیعوں کی شیعیت کی حقیقت کھل جائے صفحات ۹۰ کتابت و لقیب طبعات دیدہ زیب۔ کاغذ دیز قیمت صرف دس آنہ علاوہ محصولہ

## تحفہ مرزا نیہ

یعنی جریدہ شمس الاسلام کے پہلے شمارہ  
کا ایڈیشن جو قادیان نمبر کے نام سے  
موسوم ہوا تھا۔ اس میں نہایت عمدہ مضامین قادیانیوں  
کے درمیں درج ہوئے ہیں۔ قیمت ۴

## حقیقت تشیع

مؤلف پیر قطبی شاہ صاحب مذہب  
شیعہ کے سلسلہ برادران کا انکشاف  
فی سینکڑہ پانچ روپے۔ فی نسخہ ۱

## ہدایات القرآن

عیسائیوں کے مشہور رسالہ  
حقائق قرآن کا مبلغ رد۔ نیر  
اسی رسالہ کے ذریعہ مرزائیوں کے مغالطات بھی  
دور ہو سکتے ہیں۔ عیسائی لاکھوں کی تعداد میں حقائق  
قرآن کو ہر سال مفت تقسیم کرتے ہیں۔ لہذا ہدایات القرآن  
کی وسیع اشاعت نہایت ضروری ہے۔ فی نسخہ ۱

کتاب تحقیق المرام فی منع القراءۃ  
خلف الامام

تصنیف لطیف  
حضرت مولانا مفتی  
پیر غلام رسول صاحب

قاسمی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اس میں حضرت مصنف  
مروجہ نے حنفی مذہب کی تائید کرتے ہوئے امام کے  
پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے پر قوی دلائل پیش کئے  
ہیں۔ قیمت ۸ (علاوہ محصول ڈاک)

۱۰ سالہ فیہ جاری و درود  
مذہب خاکساری محمد ہاء الحق صاحب

قاسمی امرتسری قیمت ۱  
مظلوم قوم تصنیف مولوی محمد بخش صاحب مسلم  
بی۔ اے۔ اس کتاب میں مصنف نے

اچھوتوں پر مذہبوں کے مظالم اور اسلامی مساوات  
د اسلامی تعلیمات کو مؤثر طریقہ میں بیان کر کے اچھوتوں کو اسلام

کی دعوت دی ہے۔ قیمت ۵ علاوہ محصول ڈاک۔

## اسلامی جہاد

ادیلنڈ میں فوج محمدی کے عظیم شاہ  
کمپ منعقدہ ۱۰۰۹۰۸-۱۰۰۹۰۹ ستمبر ۱۹۳۹ء میں

انصارِ سابقوں سے آلہ کبر الصوت پر خطاب جس میں اسلام  
جہاد کی حقیقت اور فوج محمدی کے نصیبین کو واضح کیا  
ہے اور عہد حاضرہ کی بعض لمحذات عسکری تنظیموں پر  
تبصرہ کیا گیا اور حضرت مولانا ظہور احمد صاحب بگوشی امیر  
مرکزی حزب الانصار بھیرہ قیمت ۵ علاوہ محصول ڈاک۔

## مشرقی فتنہ

لمحہ پنجاب عنایت اللہ مشرقی کے کفر پر  
خیالات پر لا جواب تنقید از قلم جناب  
سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی مدیر ترجمان القرآن قیہ  
فی نسخہ ۵ علاوہ محصول ڈاک۔

ضرب کاری بر مذہب  
خاکساری

لمحہ پنجاب عنایت اللہ مشرقی کے عقائد اور اس کی تحریک  
خاکساری کے متعلق علماء مصر

دہیت المقدس و شری مکہ معظمہ کے حنفی شافعی مالکی  
اور حنبلی علمائے کرام کے فتاویٰ کا مجموعہ قیمت فی نسخہ ۵  
محصول علاوہ ۵۔

## خاکساری فتنہ

خاکساری لغت کے خلاف پہلی کتاب  
جس نے ہندوستان کے علماء کرام کو بیدار کیا

جس کو پڑھ کر ہزاروں مسلمانوں کا ایمان مشرقی محمدی  
سے محفوظ ہوا اور جس کو دیکھ کر خاکساروں کی جماعت کہ  
نے خاکساریت سے توبہ کر لی اس کتاب کی مقبولیت عامہ  
اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ تین سال کے عرصہ  
چار دفعہ ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ نکلی گئی  
یہ پانچواں ایڈیشن ہے جس کے ۲۰ صفحات ہیں۔ از مولانا بابر  
قاسمی قیمت فی نسخہ ۳ محصول ڈاک ۱

ملنے کا پتہ: میٹجر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ پنجاب